اللہ کی رحمت کا خزانہ
مجموعۂ وظائف
مع
یازدہ سورہ
مترجم عربی اردو
ترتیب
جناب مولانا نذیر احمد صاحب نقشبندی مجددی
ادارہ اسلامیات
لاہور کراچی

طبع اوّل : ۱۴۰۹ھ

باہتمام : اشرف برادرز ، لاہور

پریس : ارشد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور

قیمت :

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

فہرست مندرجات

ابتدائیہ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضور علیہ السلام تشریف لائے۔ میں نے آپ کے چہرۂ مبارک سے پہچان لیا کہ آپ کو کوئی اہم چیز درپیش ہے۔ آپ نے وضو فرمایا اور کسی سے بات نہ کی میں حجرہ سے چمٹ کر کھڑی ہو گئی کہ میں سنوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمائی اور فرمایا اے لوگو۔ اللہ پاک تم سے فرماتا ہے۔ بھلی بات کا لوگوں کو حکم دو، اور بری بات سے روکو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں۔ تم مجھ سے مانگو اور میں تم کو نہ دوں۔ تم مجھ سے امداد طلب کرو اور میں تمہاری امداد نہ کروں۔ ان کلمات سے زیادہ آپ نے کچھ نہ فرمایا اور منبر سے اتر آئے (مسلم شریف)

ف۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد عالی کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اگر ہم لوگوں کو دین کی طرف ترغیب دیں اور برائی سے روکیں جن میں سب سے پہلے ہمارے گھر والے، بیوی، بچے والدین، عزیز و اقارب، پڑوسی اور بعد میں تمام مسلمان شامل ہیں کہ اسی طرح حضور علیہ السلام

نے دعوتِ دین پہلے اپنے گھر سے شروع فرمائی اور بعد میں تمام دُنیا کو دعوت دی اور برائی سے روکا۔ ہمارے بچے تمام بے حیائی کے کام کرتے ہیں۔ ہماری مائیں بہنیں بیوی بچیاں بے پردہ بازاروں میں پھرتی ہیں۔ کوئی نماز نہیں پڑھتا جس کے متعلق اللہ کریم نے بار بار قرآن شریف میں تاکید فرمائی اور حضور علیہ السلام ساری زندگی حتیٰ کہ جب حضور علیہ السلام دُنیا سے تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کے آخری الفاظ مبارک یہ تھے کہ اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ نماز نماز، آخری سانس تک نماز کی پابندی کی تاکید فرماتے رہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُس شخص کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں جس نے نماز نہ پڑھی۔ اللہ کریم نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا "اے ایمان والو بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے" حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ دُنیا کی آگ سے ستر گنا تیز ہے ——— تو برائیوں سے نہ روکنے اور نیکی کی طرف نہ بلانے کی نحوست یہ ہوگی کہ نہ ہماری دُعائیں قبول ہوں گی اور نہ ہی ہماری مرادیں پُوری ہوں گی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔

ہماری اس بد اعمالی کی وجہ سے بالکل اسی طرح ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، ہر جگہ مُسلمان مصیبتوں پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور ہر شخص اسی بات کا رونا روتا ہے کہ ہماری دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اللہ ہماری پریشانیاں دُور نہیں کرتا۔ اللہ ہماری امداد نہیں کرتا، لیکن جس وجہ سے ہم پریشانیوں میں مبتلا ہیں اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے ہمیں چاہیئے کہ ہم فوراً اللہ کریم کے حضور نے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کریں اور آئندہ اللہ کریم کے احکام پر عمل کرنے کا پکا ارادہ کریں پھر دیکھیے کہ اللہ کریم ہماری تمام دُعائیں قبول فرمادیں گے، ہماری سب مرادیں پُوری ہوں گی۔ اور اللہ کریم ہماری ہر طرح امداد فرمادیں گے۔ اُن کا وعدہ ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ (ترجمہ: اگر تم اللہ کے

دین کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا۔ اسی غرض سے یہ قرآن شریف کی گیارہ سورتیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک دُعائیں ترتیب دی ہیں کہ ہم سب مسلمان اس کو پڑھ کر اللہ کریم کے احکام عالیہ پر عمل کر کے اللہ کریم کو راضی کریں۔ اللہ کریم ہمارے حال پر اپنا خاص فضل فرمائیں ہم سے درگذر فرمائیں اور ہمیں اپنی رضامندی والے کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور ناراضگی والے کاموں سے بچائیں۔ آمین ثم آمین۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ :

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طاقت نہیں وہی ہمارے لیے کافی ہیں اور وہی ہمارے کارساز ہیں:

دین کا درد رکھنے والے مخیر حضرات کی خدمت میں عرض

یہ کتاب جس میں یازدہ سورہ شریف کے ساتھ حضور علیہ السلام کی پیاری دعائیں، مسنون طریقہ حج، فضائل درود شریف، فضائل نماز وغیرہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے خزانے ہیں کہ اس کا ہر گھر میں ہونا بیحد ضروری ہے۔ اور حج کرنے والے حضرات بھی اس سے پورا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کی عام اشاعت کی اجازت ہے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ چھپوا کر مفت تقسیم کریں۔ یہ صدقہ جاریہ سمجھ کر اپنے والدین، عزیز و اقارب کے ایصال ثواب کے لیے اس کی اشاعت کریں۔ انشاء اللہ بہت نفع ہوگا جو لوگ اس میں حصہ لیں، ان سب لوگوں کی کوشش کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ آمین

فضائل سورت فاتحہ

سورۃ فاتحہ کو قرآن کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں:

اول یہ کہ قرآن کریم اسی سے شروع ہوتا ہے۔ نماز اسی سے شروع ہوتی ہے، اور نزول کے اعتبار سے بھی سب سے پہلی سورت جو مکمل نازل ہوئی، یہی سورت ہے۔ سورۃ اقرا، مزمل، اور مدثر کی چند آیات ضرور اس سے پہلے نازل ہو چکی تھیں، مگر مکمل سورت سب سے پہلے یہی نازل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سورۃ فاتحہ کی نظیر نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل اور زبور میں، اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی دوسری سورت اس کی مثل ہے (رواہ ترمذی شریف)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔

ف: ہر مرض کے لیے سورۃ فاتحہ سات بار پڑھ کر پانی دم کر کے پلادیں، اللہ کریم انشاء اللہ شفا عطا فرماویں گے۔

فضائل سورت کہف

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے سورت کہف کی پہلی دس آیات حفظ کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورت کہف پڑھے اس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت کے دن روشنی دے گا۔ اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے سب گناہ معاف ہو جاویں گے (ابن کثیر)

فضائل سورت یٰسین

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یٰسین قلب القرآن ہے یعنی قرآن کا دل ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورت یٰسین کو خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو (نسائی شریف)

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس مرنے والے کے پاس سورت یٰسین پڑھی جائے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے۔

اور یحییٰ بن کثیرؒ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورت یٰسین پڑھ لے وہ شام تک خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھ لے وہ صبح تک خوشی میں رہے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے کہ ہر شے کے لیے زینت ہے قرآن کی زینت سورت الرحمٰن ہے (بیہقی شریف)

ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورت الرحمٰن، سورت واقعہ اور سورت حدید کے پڑھنے والے کو ایک فرشتہ آسمان و زمین کے بسنے والوں میں جنت الفردوس کا بسنے والا کہہ کر پکارتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ الرحمٰن پڑھتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے۔

فضائل سورت واقعہ

ابن کثیر نے بحوالہ ابن عساکر ابوظبیہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرض وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا مَا تَشْتَكِيْ (تمہیں کیا تکلیف ہے) تو فرمایا ذُنُوْبِيْ (یعنی اپنے گناہوں کی تکلیف ہے۔ (اللہ اللہ یہ ہے صحابہ کرام کا خوف خدا) پھر پوچھا مَا تَشْتَهِيْ (یعنی آپ کیا چاہتے ہیں) تو فرمایا رَحْمَةَ رَبِّيْ (میں اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں)، پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے کسی طبیب کو بلاتا ہوں، تو فرمایا اَلطَّبِيْبُ اَمْرَضَنِيْ (یعنی مجھے طبیب ہی نے بیمار کیا ہے)، پھر حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں تو فرمایا۔ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهَا (مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجئے وہ آپ کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا۔ تو فرمایا کہ کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی۔ مگر مجھے یہ فکر اس لیے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورت واقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے

آدمی نے فلاح پائی جس نے جچے آدمی نے فلاح پائی۔ اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ سورت اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف)

فضائل سورت کافرون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی سنتوں میں پڑھنے کے لیے دو سورتیں بہترین ہیں۔ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص (قل ہو اللہ) بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی دعا بتلا دیجئے جو ہم سونے سے پہلے پڑھا کریں۔ آپ نے قل یایہا الکفرون پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ سورت شرک سے برأت ہے۔ (ترمذی شریف)

فضائل سورت اخلاص

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہ سب جمع ہو جاؤ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا جب صحابہ کرام جمع ہو گئے تو آپ تشریف لائے اور قل ہو اللہ احد پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ) قرآن کے برابر ہے۔ (مسلم شریف) ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے اس سورۃ سے بڑی محبت ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا اے میرے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۭ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۭ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّاۗلِّيْنَ

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيٰتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ

عِوَجًا ۟ؕ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۟ۙ مَّاكِثِیْنَ

فِیْهِ اَبَدًا ۟ۙ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۟ۗ مَا لَهُمْ

بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىِٕهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ

اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۟ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ۟ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى

الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۟ وَاِنَّا

لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۟ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ

الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۟ اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ

إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ

لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ﴿١٠﴾ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ

عَدَدًا ﴿١١﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْا

أَمَدًا ﴿١٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوْا

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ إِذْ قَامُوْا

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖ إِلٰهًا

لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ آلِهَةً

لَوْلَا يَأْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهَ فَأْوُوْا

إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ أَمْرِكُمْ

مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ

الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ

مِّنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن

يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ

رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا

بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ

يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ

هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ

مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿١٩﴾ إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا

عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا

اَبَدًا ۞ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا

ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۗ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۗ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا

عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ

رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا

بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ

بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۞ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً

ظَاهِرًا ۖ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ

اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا

نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلْ

اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ

وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَ

لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ

عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا

قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّا

اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ

مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ

أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۝ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي

مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٔينَ

فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ ۚ نِعْمَ الثَّوَابُ ۚ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ وَاضْرِبْ

لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّ

حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ

اٰتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ وَّ

كَانَ لَهُ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ

مَالًا وَّأَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ قَالَ مَا

أَظُنُّ أَنْ تَبِيدَ هٰذِهِ أَبَدًا ۝ وَّمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۙ وَّ

لَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلٰى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَ

يَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ

نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ

اور رکھا جائے گا حساب کا کاغذ پھر تو دیکھے گنہگاروں کو ڈرتے ہیں اس میں لکھا ہے اور کہتے ہیں

يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا

ہائے خرابی کیسا ہے یہ کاغذ نہیں چھوڑی اس سے چھوٹی بات اور نہ بڑی بات

اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝

جو اس میں نہیں آگئی اور پائیں گے جو کچھ کیا ہے سامنے اور تیرا رب ظلم نہ کرے گا کسی پر

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ

اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس

مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗۤ اَوْلِيَآءَ

جن کی قسم سے سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے سو کیا اب تم ٹھہراتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو رفیق

مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ

میرے سوائے اور وہ تمہارے دشمن ہیں برا ہاتھ لگا بے انصافوں کے بدلہ ف دکھلا نہیں

اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪

لیا تھا میں نے ان کو بنانا آسمان اور زمین کا اور نہ بنانا ان کا

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا

اور میں وہ نہیں کہ بناؤں بہکانے والوں کو اپنا مددگار ف اور جس دن فرمائے گا پکارو

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ

میرے شریکوں کو جن کو تم دعویٰ کرتے تھے پھر پکاریں گے سو وہ جواب نہ دیں گے ان کو

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

اور کر دیں گے ہم ان کے بیچ میں مرنے کی جگہ ف اور دیکھیں گے گنہگار آگ کو پھر سمجھیں گے کہ ان کو

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا

پڑنا ہے اس میں اور نہ پائیں گے اس سے رستہ بدلنے کو ف اور بیشک پھیر پھیر کر سمجھائی ہم نے

الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ

اس قرآن میں لوگوں کو ہر ایک مثل اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ

جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ

جھگڑالو ف اور لوگوں کو جو روکا اس سے کہ یقین لائیں جب پہنچی ان کو ہدایت اور

يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

گناہ بخشوائیں اپنے رب سے سو اسی انتظار نے کہ پہنچے ان پر رسم پہلوں کی یا آکھڑا ہو ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

عذاب سامنے کا ف اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں سو خوشی اور ڈر سنانے کو ف

وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَ

اتَّخَذُوا آيَاتِي وَمَا أُنذِرُوا هُزُوًا ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ

رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ

قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِن تَدْعُهُمْ إِلَى

الْهُدَىٰ فَلَن يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ

يُؤَاخِذُهُم بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَل لَّهُم مَّوْعِدٌ لَّن

يَجِدُوا مِن دُونِهِ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا

وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِم مَّوْعِدًا ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ

حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا

جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا

نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ أَرَءَيْتَ إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ فَإِنِّى نَسِيتُ ٱلْحُوتَ

وَمَآ أَنسَىٰنِيهُ إِلَّا ٱلشَّيْطَٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُۥ ۚ وَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ

عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَٱرْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ ءَاتَيْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَٰهُ مِن

لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا

عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ

عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرًا وَ

لَآ أَعْصِى لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ ٱتَّبَعْتَنِى فَلَا تَسْـَٔلْنِى عَن شَىْءٍ حَتَّىٰٓ

أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَٱنطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَا رَكِبَا فِى ٱلسَّفِينَةِ خَرَقَهَا

قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِى بِمَا نَسِيتُ وَ

لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهُ

قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿٧٤﴾

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ

إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

لَدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا

فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ

سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ

لِمَسٰكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا

خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ۝ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ

يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَ

مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ وَ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا

مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ

عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ

حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ

عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ الْحُسْنٰى وَ

سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾

كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ

فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ

مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾

اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا

حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا

اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۝ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ

فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ اَفَحَسِبَ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّآ اَعْتَدْنَا

جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ

صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ

اتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُوا

لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿١١٠﴾

سُورَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

يسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣﴾ عَلَىٰ

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤﴾ تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا

مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ

أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٧﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا

فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ

أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا

تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ

بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا

وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاضْرِبْ

لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِذْ

اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا

اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ

الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ

اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ءَاَتَّخِذُ

مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ

شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۭ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي

قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ اِنْ

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا

يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ وَاِنْ

كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ

أَحْيَيْنٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَّأَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِنْ

ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۚ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِي خَلَقَ

الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُّظْلِمُونَ ۝

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ

قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ

يَنْۢبَغِي لَهَآ أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي

فَلَكٍ يَّسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِنْ نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلٰى حِينٍ ۝ وَ

اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَنُفِخَ

فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝ قَالُوْا

يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ

الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

مُحْضَرُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا

كنتم تعملون ﴿٥٤﴾ إن أصحب الجنة اليوم في شغل فكهون ﴿٥٥﴾

هم وأزوجهم في ظلل على الأرائك متكئون ﴿٥٦﴾ لهم فيها فكهة

ولهم ما يدعون ﴿٥٧﴾ سلم قولا من رب رحيم ﴿٥٨﴾ وامتازوا

اليوم أيها المجرمون ﴿٥٩﴾ ألم أعهد إليكم يبني ادم أن لا تعبدوا

الشيطن إنه لكم عدو مبين ﴿٦٠﴾ وأن اعبدوني هذا صرط

مستقيم ﴿٦١﴾ ولقد أضل منكم جبلا كثيرا أفلم تكونوا

تعقلون ﴿٦٢﴾ هذه جهنم التي كنتم توعدون ﴿٦٣﴾ اصلوها اليوم

بما كنتم تكفرون ﴿٦٤﴾ اليوم نختم على أفوههم وتكلمنا أيديهم

وتشهد أرجلهم بما كانوا يكسبون ﴿٦٥﴾ ولو نشاء لطمسنا على

أعينهم فاستبقوا الصرط فأنى يبصرون ﴿٦٦﴾ ولو نشاء

لمسخنهم على مكانتهم فما استطاعوا مضيا ولا يرجعون ﴿٦٧﴾

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۚ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ

كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِيْنَآ أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ

فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۚ

أَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ

الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَ

ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۖ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ أَنْشَأَهَآ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۗ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾

جس نے بنا دی تم کو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اس سے سلگاتے ہو ۔

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم

کیا جس نے بنائے آسمان اور زمین نہیں بنا سکتا ایسے

بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن

کیوں نہیں اور وہی ہے اصل بنانے والا سب کچھ جاننے والا اس کا حکم یہی ہے کہ جب کرنا چاہے کسی چیز کو کہے اس کو

فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

ہو وہ اسی وقت ہو جائے سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے

سُورَةُ الرَّحْمَٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ الرحمٰن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن نے سکھلایا قرآن بنایا آدمی پھر سکھلایا اس کو بات کرنی

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَاءَ

سورج اور چاند کے لئے ایک حساب ہے اور جھاڑ اور درخت سجدہ میں ہیں اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ

اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ زیادتی نہ کرو ترازو میں اور سیدھی ترازو تولو

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ

انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول کو اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اس میں میوے ہیں اور کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف اور اس میں اناج ہے جس کے ساتھ بھس

وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ الْإِنسَانَ

اور پھول خوشبودار ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ۔ بنایا آدمی کو

مِن صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ ﴿١٥﴾

کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کی لپٹ سے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں ۔ مالک دو مشرق کا اور مالک دو مغرب کا

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۔ چلائے دو دریا مل کر چلنے والے ۔ ان دونوں میں ہے ایک پردہ

لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

جو ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۔ نکلتا ہے ان دونوں سے موتی

وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي

اور مونگا ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۔ اور اسی کے ہیں جہاز اونچے کھڑے

الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا

دریا میں جیسے پہاڑ ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۔ جو کوئی ہے زمین پر

فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

فنا ہونے والا ہے ۔ اور رہے گا منہ تیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي

جھٹلاؤ گے ۔ اس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ۔ ہر روز اس کو ایک

شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾

دھندا ہے ۔ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۔ ہم جلد فارغ ہوتے ہیں تمہاری طرف اے دو بھاری قافلو

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ

پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۔ اے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر

اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا
اگر طاقت رکھتے ہو کہ نکل جاؤ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾
نہ نکل سکو گے مگر ساتھ سند کے پھر کون سی نعمتیں رب اپنے کی جھٹلاؤ گے تم

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾
بھیجا جائے گا اوپر تمہارے شعلہ آگ کے صاف اور دھواں ملا ہوا پس نہ بدلہ لے سکو گے تم

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً
پھر کون سی نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پس جب پھٹ جائے گا آسمان تو ہو جائے گا لال

كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْأَلُ
جیسے نری پھر کون سی نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پس اس دن نہ پوچھا جائے گا

عَنْ ذَنْبِهٖ إِنْسٌ وَّلَا جَانٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾
گناہ کسی کا کسی آدمی سے اور نہ جن سے پھر کون سی نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾
پہچانے جائیں گے گنہگار ساتھ نشانی اپنی کے پھر پکڑے جائیں گے ساتھ پیشانیوں کے اور پاؤں کے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا
پھر کون سی نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے یہ ہے دوزخ جس کو جھٹلاتے تھے

الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
گنہگار پھریں گے بیچ اس کے اور بیچ پانی کھولتے جلتے کے پھر کون سی نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
جھٹلاؤ گے اور واسطے اس کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے سامنے رب اپنے کے دو باغ ہیں پھر کون سی نعمتیں

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا
رب کی جھٹلاؤ گے دونوں باغ بہت سی شاخوں والے پھر کون سی نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں

عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ

الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ

اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا

جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾

جھٹلاؤ گے حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں ف پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾

نہیں ہاتھ لگایا ان کو کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تکیہ لگائے بیٹھے سبز مسندوں پر اور قیمتی بچھونے نفیس پر پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

جھٹلاؤ گے بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کی جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے ف

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ

جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ ف پست کرنے والی ہے

رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾

بلند کرنے والی ف جب لرزے زمین کپکپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ

پھر ہو جائیں غبار اڑتا ہوا ف اور تم ہو جاؤ تین قسم پر ف پھر داہنے

الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ مَآ اَصْحٰبُ

والے کیا خوب ہیں داہنے والے ف اور بائیں والے کیا برے لوگ ہیں

الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِیْ

بائیں والے ف اور آگے والے تو آگے والے وہ لوگ ہیں مقرب باغوں

مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۥ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ

حَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ

ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ وَكَانُوْا

يَقُوْلُوْنَ ۥ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَ

اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۥ

اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝ فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ فَشٰرِبُوْنَ

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ

تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا

نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ

مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْ

لَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ

شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا

لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾

وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾ فِي كِتَابٍ

مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾

أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ

تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾

اس کو جھٹلاتے ہو۔ پھر کیوں نہیں جس وقت جان پہنچے حلق کو اور تم اس وقت دیکھ رہے ہو

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ

اور ہم اس کے پاس ہیں تم سے زیادہ پر تم نہیں دیکھتے پھر کیوں نہیں اگر تم نہیں ہو

غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّآ إِن كَانَ

کسی کے حکم میں لوٹا کیوں نہیں لیتے اس کو اگر تم سچے ہو سو جو اگر وہ مردہ ہو

مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّآ إِن

مقرب لوگوں میں تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا اور جو اگر

كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّآ

وہ ہوا داہنے والوں میں تو سلامتی پہنچے تجھ کو داہنے والوں سے اور جو

إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ

اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں بہکے ہوؤں میں تو مہمانی ہے جلتا پانی اور ڈالنا

جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

آگ میں۔ بیشک یہ بات یہی ہے لائق یقین کے۔ سو بول پاکی اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُونَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَٰرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾

بڑی برکت ہے اس کی جس کے ہاتھ میں ہے راج اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَوٰةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ

جس نے بنایا مرنا اور جینا تاکہ تم کو جانچے کون تم میں اچھا کرتا ہے کام اور وہ

الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۙ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۖ مَا تَرٰى فِي

خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُورٍ ۝٣ ثُمَّ

ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ ۝٤ وَ

لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُومًا لِّلشَّيٰطِينِ وَ

أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝٥ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝٦ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَّهِيَ تَفُورُ ۝٧ تَكَادُ

تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

نَذِيرٌ ۝٨ قَالُوا بَلٰى قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ

شَيْءٍ ۖ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ كَبِيرٍ ۝٩ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا

كُنَّا فِي أَصْحٰبِ السَّعِيرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّأَصْحٰبِ السَّعِيرِ ۝١١

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝١٢ وَ

اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اَلَا يَعْلَمُ

مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ

كَيْفَ نَذِيْرِ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا

الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ اَمَّنْ

هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ

الْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ

فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن

كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي

كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ

أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ

آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ۝

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۝٣ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝٤ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ۝٥ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝٦ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝٧ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝٨

سُورَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢

وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا

اور نہ تم پوجو جس کی میں پوجا کرتا ہوں ۔ اور نہ مجھ کو پوجنا ہے اس کا جس کو

عَبَدۡتُّمۡ ۙ وَلَآ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَآ اَعۡبُدُ ؕ لَكُمۡ

تم نے پوجا ۔ اور نہ تم کو پوجنا ہے اس کا جس کو میں پوجوں ۔ تم کو

دِيۡنُكُمۡ وَلِىَ دِيۡنِ

تمہاری راہ اور مجھ کو میری راہ

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرۡبَعُ اٰيٰتٍ

سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چار آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمۡ يَلِدۡ ۙ

تو کہہ وہ اللہ ایک ہے ۔ اللہ بے نیاز ہے ۔ نہ کسی کو جنا

وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا

نہ کسی سے جنا ۔ اور نہیں اس کے جوڑ کا

اَحَدٌ

کوئی

سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمۡسُ اٰيٰتٍ

سورۂ فلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ

تو کہہ میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی ۔ ہر چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

إِذَا حَسَدَ ۝

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ

إِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

فضائل آیۃ الکرسی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھا کرے
وہاں جنت میں داخل ہونے کے لیے بجز موت کے کوئی چیز مانع نہیں یعنی موت
کے بعد وہ فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ سورہ بقرہ کی یہ آیت قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے یہ جس گھر میں پڑھی جائے
شیطان اس سے نکل جاتا ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا تھامنے والا

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

نہیں پکڑ سکتی اس کو اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ

ایسا کون ہے جو سفارش کرے اس کے پاس مگر اجازت سے جانتا ہے جو کچھ خلقت کے روبرو ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ سب احاطہ نہیں کر سکتے کسی چیز کا اس کی معلومات میں سے مگر جتنا کہ وہی چاہے گنجائش ہے

كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

اس کی کرسی میں تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں اس کو تھامنا ان کا اور وہی ہے

الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

سب سے برتر عظمت والا

فضائل سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے۔ تو اس رات کو جن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس رات میں کوئی آفت، بیماری، رنج و غم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنون پر پڑھی جاویں تو اس کو افاقہ ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں ـــــ چار آیتیں شروع سورۂ بقرہ کی الم سے مفلحون تک ـــــ پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیۃ الکرسی اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم سے خالدون تک ـــــ پھر آخر سورت کی تین آیتیں للہ ما فی السموات سے علی القوم الکفرین تک

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزانوں میں سے نازل فرمائی ہیں جس کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمٰن نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا تھا جو شخص ان کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تو وہ اس کے لیے قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

مان لیا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا

فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

فضائلِ نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص کے مکان کے سامنے اور دروازے کے بالکل ہی قریب پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ بار نہانے کے بعد میل کہاں رہ سکتا ہے۔ فرمایا جس طرح پانچ بار غسل کرنے والے کے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پانچ بار نماز پڑھنے والے کے ذمہ کوئی خطا باقی نہیں رہتی۔ یہ نمازیں خطاؤں کو مٹاتی رہتی ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ کا یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ابو داؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ (یعنی جب امام نماز کے لیے کھڑا ہو اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہے اس وقت امام کے ساتھ شامل ہو) کے ساتھ نماز با جماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے (ترمذی شریف)

سبحان اللہ! جب چالیس دن کی نمازوں کا یہ اجر ہے تو جو لوگ ہمیشہ جماعت کی پابندی کرتے ہیں ان کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت سے ادا کی تو اس نے

آدھی رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت سے ادا کیں تو اس کو تمام رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (مسلم شریف)

نمازِ اشراق کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر سورج نکلنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہا اور سورج نکل آنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو اس کو پورے حج و عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث قدسی ہے: قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِرْکَعْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّہَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر فرماتے ہیں اے آدم کی اولاد تو دن کے اول حصہ میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے۔ میں دن کے آخر حصہ تک تیرے لیے کفایت کروں گا (تیری ساری مشکلیں آسان کر دوں گا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد

مبارک فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے بشرطیکہ درمیان میں کوئی بری بات یا لغو کلام نہ کرے (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے جس طرح رمضان کے روزوں کے بعد عاشورہ کا روزہ تمام روزوں سے افضل ہے (مسلم شریف)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت میں تمام لوگ ایک ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو رات کو عبادت کرنے کے باعث بستروں سے پہلو خالی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ آواز سن کر تہجد گزار بندے جمع ہو جائیں گے بلا حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی لوگوں کا حساب کیا جائے گا (بیہقی شریف)
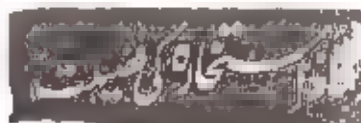
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ (مشورہ) کرنا اولاد آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استخارہ نہ کرنا اس کی بدبختی ہے جب کسی

نمازِ حاجت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے اس کو چاہیئے کہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر اللہ رب سے اس طرح دعا مانگے:۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

ف۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ مخلوقات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ کے اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھوں سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اسی کے حکم سے پورے ہوتے ہیں۔

نمازِ حاجت کا جو طریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث شریف میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا بہترین طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے۔ اور انہوں نے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، حق تعالیٰ شانہٗ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے دس ایسے آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں — ایک وہ جس کو اللہ کریم نے قرآن شریف کی تلاوت نصیب فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے — دوسرا وہ جس کو اللہ کریم نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کو اللہ کے نام پر خرچ کرنے میں مصروف رہتا ہے (بخاری شریف)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو کہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِينَ ۝ (ترمذی شریف)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر حج (فرض) ہے۔ جو استطاعت رکھتا ہو وہاں جانے کی۔ پھر اگر وہ نہ جائے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔

ف: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والے کو عیسائی یا یہودی ہو کر مرنے کے متعلق فرمایا اور اللہ کریم نے فرمایا کہ ایسے شخص کی اللہ کریم کو کوئی پرواہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حج کی توفیق عطا فرمادیں۔ اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

فضیلت حج

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے۔ یا یہ فرمایا کہ حاجی کے گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کے بارہ میں قبول ہوتی ہے۔ حج کرنے کے بعد حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا (کذا فی الترغیب)

طریقۂ حج

ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے حضرات کو چاہیئے کہ ایئرپورٹ پر جانے سے پہلے گھر پر غسل اور وضو کر کے احرام باندھیں۔ احرام کے لیے دو چادریں سفید جو کہ سلی ہوئی نہ ہوں ایک کمر کے ساتھ باندھیں اور دوسری چادر جسم پر لے کر دو رکعت نفل پڑھیں۔ نفل پڑھتے وقت اپنا سر چادر سے ڈھانپ سکتے ہیں۔ نفل پڑھنے کے بعد اگر ارادہ حج تمتع کا ہو تو حج تمتع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور پھر حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جائے تو پھر اس طرح نیت کریں:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

حج قران اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام سے پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور پھر احرام نہ کھولا جائے اور اسی احرام سے حج ادا کیا جائے اس کی نیت اس طرح ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ

اور اگر حج افراد کا ارادہ ہو تو حج افراد اس کو کہتے ہیں کہ عمرہ نہ کیا جائے صرف حج کا احرام باندھا جائے اس کی نیت اس طرح ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

تمام طریقوں میں نیت کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔ تلبیہ اس کو کہتے ہیں:-

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ؕ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ؕ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ؕ لَا شَرِیْکَ لَکَ

نیت کرتے وقت سر ننگا کر لیں۔ اور پھر احرام کھولنے تک سر پر کپڑا رکھنا منع ہے

---

* تلبیہ میں اسی طرح چار جگہ وقف کرنا سنت ہے بلند آواز سے کہنا مستحب ہے۔

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ

اب آپ کثرت کے ساتھ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے، نماز کے بعد تلبیہ پڑھتے رہیں۔

بحری جہاز سے سفر کرنے والے حضرات جدہ شریف سے تقریباً ۸۰ میل پہلے یلملم کی پہاڑی آنے سے پہلے جہاز والے اعلان کر دیتے ہیں اس وقت احرام باندھ لیں۔

مسجد حرام (بیت اللہ شریف والی مسجد) میں داخل ہونے کے آداب

باب السلام سے مسجد میں داخل ہونا مستحب ہے، جب داخل ہوں تو تلبیہ پڑھتے ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ یہ دعا پڑھیں:۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَسَھِّلْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رِزْقِکَ اور درود شریف پڑھیں، جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تین تین دفعہ کہیں اور دعا مانگیں کہ اس وقت کی دعا قبول ہوتی ہے پھر مسجد میں آکر سب سے پہلے طواف کریں، بشرطیکہ نماز فرض یا جماعت یا وتر یا سنت مؤکدہ کے فوت ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ پہلے ان کو ادا کر کے پھر طواف شروع کریں۔

طواف کرنے کا طریقہ

حجر اسود سے طواف شروع کرنا واجب ہے اگرچہ کسی جزو حجر اسود سے ہو، اور اپنا سارا بدن اس پر گزارنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح آکر کھڑے ہوں کہ آپ کا داہنا مونڈھا حجر اسود

طواف کرتے ہوئے جب رکن یمانی پر آئیں تو اس کو بھی استلام کرنا مستحب ہے
رکن یمانی جنوبی جانب کا کونہ ہے۔ یہاں صرف دایاں ہاتھ لگانا مناسب ہے اگر یہ ممکن
نہ ہو تو یہاں اشارہ نہ کریں اور نہ یہاں ہاتھ لگائیں۔ یہاں پر بوسہ نہ دیں۔ ان دو جگہوں کے سوا کسی
کونے یا دیوار کا استلام کرنا مکروہ ہے

جب پھر کر حجرِ اسود پر آئیں تو حسبِ سابق پھر استلام کریں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں[1] یہ صرف
پہلی دفعہ میں ہیں۔ رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور
ہے وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یہی کلمات حجرِ اسود اور حطیم کے درمیان بھی پڑھنے چاہئیں۔ دورِ طواف میں یہ دعا بھی آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ
وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اس کے علاوہ طواف کے دوران اپنی زبان میں خشوع و خضوع کے ساتھ جو بھی اللہ کریم
کے حضور دعائیں کریں۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری
امت کی بخشش کے لیے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ رو رو کر اللہ تعالیٰ
سے دعائیں مانگیں۔ حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک اسی طرح ایک مرتبہ آنے کو شوط کہتے ہیں
ایک طواف میں سات شوط ہوتے ہیں۔ ساتویں شوط کے بعد پھر آٹھواں استلام
کرنا سنت مؤکدہ ہے

---

[1] کانوں تک دونوں ہاتھوں کا اٹھانا صرف پہلی مرتبہ ہے۔ بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے
اشارہ کرنا اور تکبیر و تہلیل جیسا کہ صفحہ ۶۸ پر تحریر ہوا ہے ضروری کرنا ہے۔

تنبیہ

مسئلہ: دل میں طواف کی نیت کرنی فرض ہے بغیر نیت کے طواف معتبر نہ ہوگا۔

مسئلہ: جس طواف میں احرام نہ ہو اس میں طواف کرتے ہوئے تلبیہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر طواف کے درمیان فرض نماز کھڑی ہو گئی اور رکعت جانے کا خوف ہو تو نماز میں شریک ہو جائیں بعد میں جس جگہ سے طواف چھوڑا تھا اس جگہ سے دوبارہ پورا کر لیں۔ ایسے ہی اگر وضو ٹوٹ جائے تو بھی اسی طرح کریں اگر چار شوط سے کم میں یہ صورت پیدا ہو جائے تو از سر نو طواف کرنا افضل ہے۔ صفا اور مروہ کی سعی کے درمیان بھی یہی حکم ہے۔

طواف کے سات چکروں کو ایک ہی مرتبہ پورا کرنا سنت ہے اس لیے درمیان طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے انتظار نہ کریں۔ بلکہ جب بھی دوران طواف حجر اسود کے سامنے آئیں تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے جس طرح پہلے ذکر کیا گیا ہے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے گذر جائیں البتہ اگر طواف کے شروع میں اور طواف کے اخیر میں موقعہ ہو تو ٹھہر کر استلام کر لیں

جب ساتوں شوط (چکر) پورے کر لیں تو مقام ابراہیمؑ کے پاس آ کر دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رو رو کر دعائیں کریں۔ اس نماز کو دوگانہ طواف کہتے ہیں اس کو ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہے اگر مقام ابراہیم کے پاس جگہ نہ ملے تو پھر حطیم میں، پھر ساری مسجد میں جہاں آسانی سے جگہ ملے پڑھیں۔ طواف ہر

وقت کر سکتے ہیں۔ مگر دوگانہ نفل مکروہ وقت مثلاً فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک زوال کے وقت اسی طرح غروب آفتاب کے وقت نہ پڑھیں۔ ان اوقات کے بعد فوراً پڑھ لیں۔ دو طواف کو جمع کرنا کہ درمیان میں دوگانہ نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر وقت مکروہ ہو، تو جائز ہے۔ پھر جب وقت مکروہ گذر جائے تو ہر طواف کے لیے دو رکعت پڑھیں۔

اس سے فارغ ہو کر مقام ملتزم جو کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ ہے، پر آئیں اور اس سے پیٹ کر خوب رو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں کریں کہ یہ اللہ کے گھر کی چوکھٹ ہے جو اللہ کا دروازہ پکڑ لیتا ہے وہ کبھی بھی محروم نہیں رہتا۔ اس عاجز نذیر احمد اور اس کے والدین و شیخ و واحقین اور جن لوگوں نے اس کتاب میں حصہ لیا ہے سب کے لیے بخشش کی دعائیں کریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے محض اللہ کے لیے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے پر بھی وہی مہربانیاں فرماتا ہے اور اس کی دعا بھی قبول کرتا ہے ـــــ اس کے بعد چاہ زمزم پر آئیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کر زمزم پئیں اور یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔

اضطباع اور رمل[1] جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس میں اضطباع اور رمل کرنا سنت ہے۔ اضطباع یہ ہے کہ چادر کا داہنا حصہ یعنی دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیں اور رمل یہ ہے کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنے میں جھپٹ کر جلدی جلدی اور زور سے قدم اٹھائیں اور قدم نزدیک نزدیک رکھیں اور مونڈھوں کو خوب ہلاتے جائیں۔

---

[1] رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں اور اضطباع پورے طواف میں کرنا سنت ہے

طواف کی دعائیں

جب طواف کے لیے حجرِ اسود کے سامنے آجائیں اور جیسا کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں حجرِ اسود پر اگر بھیڑ اور ہجوم زیادہ ہو اور بوسہ لینے کا موقعہ نہ مل سکے تو ہاتھوں سے اشارہ کرکے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے کر بسم اللہ واللہ اکبر و لا الٰہ الا اللہ وللہ الحمد کہتے ہوئے طواف کے پہلے چکر کی دعا شروع کیجیے۔

پہلے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اقرار کرتا ہوں کہ اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور ہر قول اور تعریف سب اللہ کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

وہی سب سے بڑا ہے۔ ہر قوت و طاقت اسی اللہ کی دی ہوئی ہے جو سب سے بالا اور بزرگ ہے۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت و سلام نازل ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتابوں پر یقین کرتے ہوئے اور تجھ سے جو عہد

وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اسے پورا کرتے ہوئے تیرے نبی تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے طواف کعبہ کر رہا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي

اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی معافی اور ہر بلا سے سلامتی اور دین و دنیا

الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ

اور آخرت میں دائمی نجات کے ساتھ جنت کی نعمتیں اور جہنم کی آگ سے

مِنَ النَّارِ ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ

پناہ کا طلب گار ہوں اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؁

ہمیں جنت میں داخل فرما اے عزت والے اے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے۔

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دعا شروع کیجئے

دوسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَ

اے اللہ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور یہ پاک مقام تیرا مقدس حرم ہے۔ یہاں کا

الْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ

امن تیرا دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میرا باپ بھی تیرا ہی بندہ تھا تیری

الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ۔ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ

پناہ میں آنے والے کے لیے یہ جگہ جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ ہے ہمارے جسم اور چمڑے کو جہنم کی آگ سے بچا لے۔

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا

اے اللہ ایمان کو ہماری محبوب چیز بنا دے اسے ہمارے دلوں کی زینت اور رونق بنا دے، نافرمانی

الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ

گناہ کاموں اور سرکشی سے نفرت پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر دے۔ اے اللہ

قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ

مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اے اللہ مجھے اپنی رحمت و کرم سے جنت

حِسَابٍ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا

کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے نیک بندوں کے ساتھ داخل فرما اے

عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

عزت والے اے بخشنے والے اے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر جیسا اوپر ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے

یہ دعا شروع کیجیے:

تیسرے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھے تجھ پر یقین نہ ہو یا میں تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں

وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي

پناہ مانگتا ہوں اختلاف و نفاق اور بد اخلاقی سے مجھے سامان زندگی اور بال بچوں کی تباہ حالی و بربادی سے بچا

أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي

اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا مندی چاہتا ہوں اور جنت کا امیدوار ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تیرے غضب اور جہنم کی آگ سے

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. رَبَّنَا

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے [illegible] بچا لے

آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

اے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کی آگ سے بچا اور جنت میں نیک مقبول

الْأَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

بندوں کے ساتھ داخل فرما اے بہت زبردست بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ لینے کا موقع نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دعا شروع کیجیے:

چوتھے چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَ

اے میرے اللہ میرے اس حج کو قبولیت اور میری کوشش کو کامیابی عطا فرما اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ

عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ، يَا عَالِمَ مَا فِي

بنا اور میرے نیک اعمال قبول فرما اور ایسا کاروبار جس میں کسی نقصان نہ ہو۔ اے دلوں کے حال کو

الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اللّٰہُ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

جاننے والے! میری تاریک زندگی کو اے اللہ اپنی رحمت سے پُرنور بنا دے۔ میرے اللہ رحمت کا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ

ضروری سبب اور مغفرت کا بہتر طریقہ نصیب فرما اور ہر گناہ سے بچنے اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا راستہ

اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ

دکھا۔ جنت کے حاصل ہونے اور جہنم سے نجات پانے کا طلب گار ہوں۔ میرے مالک تو نے

بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ

مجھے جو کچھ دیا ہے اس پر صبر و قناعت عطا کر اور جو نعمتیں میرے حصے میں آئی ہیں ان میں برکت دے

لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ

اور ہر غائب کی اپنے کرم سے مجھے نعم البدل عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ

بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما۔ اے

یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سب سے برتر اے بخشش والے سب تمام عالم کو پالنے والے۔

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقعہ نہ مل سکے تو اسی طرح بسم اللہ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد کہتے ہوئے یہ دعا شروع کیجئے:

پانچویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ

میرے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات کے سوا کوئی

وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

باقی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا کر اور اپنے حبیب آقا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَرِيْئَةً لَا نَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

وسلم کے حوض سے وہ خوش ذائقہ دل پسند شربت نصیب ہو جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائیاں طلب کرتا ہوں جو تیرے حبیب پاک سیدنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدُنَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگیں اور ان برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِيْمَهَا وَمَا يُقَرِّبُنِيْ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا طلب گار ہوں اور ہر اس

اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِيْ

قول یا فعل یا عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو مجھے جنت کا حقدار بنائے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس قول و

اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

فعل یا عمل سے جو مجھے تیرے عذاب کے قریب کر دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور

وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے محبوب بندوں کے ساتھ

الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ہمیں داخل فرما اے عزت و بزرگی والے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے
تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
کہتے ہوئے یہ دعا شروع کیجیے:

چھٹے چکر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا

اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں جو صرف میرے اور تیرے ہی درمیان ہیں اور بہت

کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ۔ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا

سے ایسے حقوق ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں۔ اے اللہ ان حقوق میں سے جن کا تعلق تیری

فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ

ذات سے ہے ان کو معاف کر دے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ جائے اس کی معافی کا تو ذمہ دار بن جا۔

بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ

اور رزق حلال عطا کر تاکہ حرام سے بچا رہوں اور فرمانبرداری کی توفیق دے کہ نافرمانی نہ کروں اور اپنے فضل و

سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّ

کرم سے مجھے دوسروں کا محتاج اور دست نگر نہ بنا اے بے انتہا بخشش والے۔ اے اللہ بیشک تیرا گھر

وَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَا اَللّٰهُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ

عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی عزت والی ہے میرے اللہ تو بڑا بردبار کرم والا اور بڑی عظمت والا ہے۔ تو معافی کو

تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

پسند کرتا ہے پس میری خطاؤں کو بھی معاف کر دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عطا

عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما اے غالب اے بخشنے والے اے تمام عالم کے پالنے والے

جب حجر اسود پر پہنچ کر بوسہ دینے کا موقع بھیڑ کی وجہ سے نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دعا شروع کیجیے۔

ساتویں چکر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا

اے اللہ میں تجھ سے ایمان کامل اور سچے یقین کا طالب ہوں، ڈرنے والا دل، تجھے یاد

وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ

کرنے والی زبان، عطا کر روزی میں کشائش اور پاک کمائی کا طالب ہوں سچے دل سے توبہ اور مرنے سے پہلے

الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ

توبہ کی توفیق نصیب کر موت کے وقت آسانی اور مرنے کے بعد تیری رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں۔

عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

حساب کے وقت معافی اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں اپنی رحمت سے اے عزت والے

یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ

والے یہ سب کچھ تیری ہی رحمت سے حاصل ہوگا میرے مالک میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے اپنے نیکوں

بِالصّٰلِحِيْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

بندوں میں شامل فرما سے بچا۔ اے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب

النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

سے بچا اور جنت میں ہمیں مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما۔ اے سب پر غالب، بخشش فرمانے والے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجرِ اسود پر پہنچ کر بھیڑ کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح بسم اللہ اللہ اکبر و لا الٰہ الا اللہ و للہ الحمد پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم کے قریب جہاں سہولت کے ساتھ جگہ ملے دو رکعت واجب الطواف ادا کر کے یہ دعا پڑھیں:

دعا مقام ابراہیم

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

اے اللہ تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس لیے میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورتوں سے

حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ

واقف ہے اس لیے جو مانگتا ہوں وہ عطا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے اس لیے میرے گناہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا

کو معاف کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کی التجا کرتا ہوں جو میرے دل کی گہرائی میں اتر جائے اور

صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا

ایسا پختہ اور سچا یقین کہ میں جان لوں کہ جو کچھ تو نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے وہی ہو کر رہے گا اور جو قسمت میں لکھا ہے

مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ تَوَفَّنِيْ

اس پر صبر و رضا کی توفیق عطا کر۔ دنیا و آخرت میں تو ہی کارساز و مددگار ہے۔ اسلام پر مجھے موت نصیب ہو

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ـ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِیْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا

اور نیک بندوں میں مجھے شامل فرما۔ میرے اللہ اس مقدس مقام کی حاضری پر ہمارا کوئی گناہ ایسا باقی نہ رہے جسے

اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَا حَاجَةً اِلَّا قَضَیْتَهَا وَ یَسَّرْتَهَا فَیَسِّرْ

معاف نہ کیا ہو اور ہر پریشانی دور ہو اور کوئی حاجت و ضرورت ایسی نہ ہو جسے تو پورا نہ کرے، ہماری مشکلات

اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ

آسان فرما، ہمارے سینوں کو نور ہدایت سے کھول دے، ہمارے دلوں میں ایمان کا نور پیدا کر دے اور تمام کاموں کا انجام

اَعْمَالَنَا۔ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَیْرَ

بخیر فرما۔ اے اللہ ہم اسلام پر قائم رہتے ہوئے تیرے پاس پہنچیں اور تیرے نیک بندوں میں ہمارا شمار ہو۔ نہ ہم ذلیل و خوار

خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ۔ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ہوں نہ آزمائش و مصیبت میں گرفتار، دونوں جہان کے مالک تو ہی ہماری التجاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

یہ دعا ختم کرنے کے بعد حجر اسود کے داہنی طرف بیت اللہ کے دروازہ کے آگے جسے ملتزم کہتے ہیں۔ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں:-

دعا مقام مُلتزم

اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ

میرے اللہ اس گھر کے مالک گناہوں کی گرفت میں بندھی ہوئی ہماری اور ہمارے ماں باپ

اٰبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

اور ہمارے بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے اے بخشش و کرم والے!

ذا الفضل والمن والعطاء والاحسان ۔ اللّٰھم احسن عاقبتنا فی الامور
اے فضل و احسان والے اسے بے حد و حساب بخشنے والے ۔ اے اللہ ہمارے تمام معاملات اور کاموں کا
کلھا و اجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ ۔ اللّٰھم انی عبدک وابن
انجام بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ ۔ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام زادہ
عبدک واقف تحت بابک ملتزم باعتابک متذلل بین یدیک
ہوں تیرے مقدس گھر کے دروازہ پر اور اس کی چوکھٹ سے چمٹا ہوا اپنی بے کسی اور بے بسی کا اظہار کر رہا
ارجو رحمتک واخشی عذابک من النار یا قدیم الاحسان ۔ اللّٰھم
ہوں تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور جہنم سے ڈرتا ہوں ۔ اے ہمیشہ احسان کرنے والے ۔ اے اللہ میری
انی اسئلک ان ترفع ذکری وتضع وزری وتصلح امری وتطھر
التجا ہے کہ تو مجھے یاد کرے اور تیری حمد و تعریف کرتا رہوں اور میری بھول معاف فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر اور میرے
قلبی وتنور لی قبری وتغفرلی ذنبی واسئلک
امور کو درست فرما میرے قلب کو پاک کر میری قبر کو میرے لیے روشن فرما میرے گناہ معاف کر اور میں تجھ سے جنت
الدرجات العلیٰ من الجنۃ ۔ آمین ۔
میں بلند درجات کا امیدوار ہوں ۔ اے اللہ دعاؤں کو قبول فرما

دُعا زمزم

اس کے بعد زم زم شریف پر آئیں اور قبلہ رو ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں سیر ہو کر آب زم زم پئیں اور الحمد للہ کہہ کر یہ دُعا مانگیں :-

اللّٰھم انی اسئلک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من کل داء ۔
اے اللہ مجھے علم نافع نصیب فرما اور وسعت اور فراخی کے ساتھ روزی دے اور ہر بیماری سے شفا عطا فرما ۔

طواف کی دُعائیں اُردو ترجمہ کے ساتھ اس لیے لکھی ہیں کہ اُردو داں حضرات جو عربی نہیں پڑھ سکتے وہ بھی آسانی سے پڑھ لیں ۔

سعی کرنے کا طریقہ

آب زم زم پی کر پھر حجر اسود کے سامنے آئیں اور نواں استلام کریں۔ یہ نواں استلام اس وقت مستحب ہے

جب کہ طواف کے بعد سعی کرنی ہو پھر پہلے صفا پر چڑھیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور کہیں اللہ اکبر تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایک بار۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار کرنے کے بعد یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

اور اس کے علاوہ خوب دعائیں کریں یہ مقام قبولیت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہ درود شریف پڑھیں پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان چلیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

جب میلین اخضرین پر پہنچیں تو ذرا دوڑ کر چلیں۔ عورتوں کو اپنی چال چلنا چاہیے اسی طرح طواف میں عورتیں رمل بھی نہ کریں پھر مروہ پر آ کر صفا کی طرح ذکر اور دعائیں کریں صفا سے مروہ تک آنا ایک چکر (شوط) ہوا۔ اسی طرح مروہ سے پھر صفا کی طرف جائیں اور ہر مرتبہ اسی طرح صفا اور مروہ پر دعائیں اور ذکر کریں اسی طرح سات چکر پورے کریں اس حساب سے سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر ہوگی۔ سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں آئیں اور دو رکعت نماز نفل پڑھیں یہ مستحب ہیں۔

صفا و مروہ کا بہت سا حصہ فرش بن جانے کی وجہ سے زمین میں دب گیا ہے لہذا زیادہ اوپر نہ چڑھیں بلکہ تھوڑا سا اوپر جائیں تو بیت اللہ شریف صفا سے نظر آتا ہے وہیں کھڑے ہو کر دعائیں کریں اسی طرح مروہ پر بھی تھوڑا اوپر جائیں یہاں بیت اللہ شریف نظر نہیں آتا لیکن آپ منہ بیت اللہ شریف کی طرف کر کے دعائیں کریں۔

اب اگر آپ نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو اب سر منڈوا کر احرام کھول دیں اور اگر آپ نے قران کا احرام باندھا ہے تو پھر نہ سر منڈوائیں اور نہ احرام کھولیں بلکہ اسی احرام سے حج کریں۔

۷۔ ذوالحجہ

ساتویں ذوالحجہ کے روز ظہر کے بعد بیت اللہ شریف کا امام ایک خطبہ پڑھتا ہے یہ خطبہ سننا مسنون ہے۔

۸۔ ذوالحجہ

آٹھویں تاریخ کو سب حج کرنے والے لوگ منیٰ جائیں گے جن لوگوں نے حج تمتع کا ارادہ کیا وہ دوبارہ احرام باندھ کر مسجد میں آئیں، دو رکعت نفل پڑھ کر حج کی نیت کریں اور پھر تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ جائیں منیٰ میں ظہر سے نویں تاریخ کی فجر تک پانچ نمازیں ادا کریں اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے۔

۹۔ ذوالحجہ

نویں تاریخ کو فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھ کر طلوع آفتاب کے بعد تلبیہ اور تکبیر کہتے ہوئے عرفات کو جائیں عرفات میں پہنچ کر درود شریف دعائیں اور تلبیہ کثرت کے ساتھ پڑھتے رہیں جب ظہر کا وقت ہو وضو کریں۔ غسل افضل ہے پھر بلا تاخیر مسجد نمرہ میں آجائیں اور امام کے

نہ نویں ذوالحجہ کو فجر کی نماز سے تیرہویں ذوالحجہ کی عصر تک تکبیر تشریق واجب ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ایک مرتبہ کہنا سنت ہے مراقی مع ۱۲

ساتھ ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کریں اور اگر آپ اپنے خیمہ میں ہوں تو پھر خالی ظہر کی
نماز ادا کریں اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کریں اگر ہو سکے تو ظہر کی نماز کے بعد جبل
رحمت کے قریب جاکر وہاں قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دعائیں کریں، اگر
ہجوم کی وجہ سے راستہ بھولنے کا احتمال ہو تو وہیں اپنے خیمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رو رو
کر التجائیں اور دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام امت کے لیے اور اپنے لیے کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن بعد زوال
میدان عرفات میں قبلہ رخ ہو کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۱۰۰ بار اور سورۃ اخلاص
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت ۱۰۰ بار اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ ۱۰۰ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے
فرشتو! کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی کہ اس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی اور
عظمت بیان کی اور ثنا کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ میں نے اس کو بخش دیا
اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف
(تمام عرفات والوں) کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا۔ سبحان اللہ! اللہ کریم
کی کتنی شان رحیمی ہے کہ ساری زندگی کا گنہگار سیاہ کار بندہ آج ایسا ہے کہ جیسا کہ
اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا۔ بالکل گناہوں سے پاک بلکہ اور خصوصی مہربانی دیکھئے کہ
اس بات کا وعدہ فرمایا کہ اگر تمام اہل عرفات والوں کے لیے بخشش کی دعا کرے۔ تو
سب کو بخش دیا جائے گا تو پھر اس مبارک موقعہ سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے اور تمام اہل

عرفات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کی بخشش کے لیے دعائیں مانگیں۔ حضور علیہ السلام کی ساری اُمت پریشانیوں، غموں اور مصیبتوں میں پھنسی ہوئی ہے سب کے لیے رو رو کر دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی پوری اُمیدیں رکھیں۔

اب سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر سے پہلے مغرب کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ اور بعد میں عشاء کی نماز بغیر اذان اور تکبیر سے ادا کریں، درمیان میں سنت نوافل نہ پڑھیں، بلکہ فرضوں کے بعد سنت، نوافل اور وتر ادا کریں۔ جماعت افضل ہے۔ اگر اکیلے پڑھیں۔ تو کوئی حرج نہیں۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سُنّت مؤکدہ ہے۔ اس شب کی عبادت شبِ قدر سے افضل ہے۔

یہاں وقوف کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اور یہ وقوف واجب ہے چاہے ایک لمحہ ہی ہو۔ مگر سنّت یہی ہے کہ اسفار (روشنی) تک ٹھہریں۔ وقوف میں اسی طرح یہاں بھی کثرت سے تلبیہ اور دعائیں کریں جیسے عرفات میں کیں۔ مزدلفہ میں جہاں چاہیں ٹھہریں، صرف وادیٔ محسّر میں نہ ٹھہریں یہاں اصحاب فیل ٹھہرے تھے یہاں وقوف معتبر نہ ہوگا۔ مزدلفہ سے ۷ کنکریاں باقلہ کے دانہ کے برابر اٹھالیں؛ مزدلفہ سے صرف ۷ کنکریاں اٹھانا مستحب ہے باقی ۴۲ کنکریاں چاہے جہاں سے لے لیں؛ مگر جمروں کے پاس سے نہ لیں کہ یہ نامقبول ہوتی ہیں

۱۰۔ ذوالحجہ طلوع آفتاب میں جب بقدر دو رکعت کے وقت رہ جائے تو منیٰ کو چلیں جب وادیٔ محسّر کے کنارے پر پہنچیں تو دوڑ کر نکل جائیں وادیٔ محسّر کے بعد اور تنہا پر حکومت کی طرف سے

نشانات لگے ہوئے ہیں اور یہ جگہ تقریباً ۵۴۵ گز ہے۔ جب یہ جگہ گذر جائے' تو اپنی رفتار پر چلیں۔ تلبیہ اور ذکر اذکار کرتے ہوئے منیٰ آجائیں' منیٰ آکر آج آپ کے ذمہ چار کام ہیں' سب سے پہلے جمرۂ عقبیٰ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں ماریں' اس کو رمی کہتے ہیں یہ رمی واجب ہے' رمی کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ اور زوال سے غروب تک مباح (جائز) ہے۔ غروب کے بعد اسی طرح طلوع آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ مگر کمزور' بیمار اور عورتوں کے لیے اگر یہ لوگ مزدلفہ سے سویرے آکر طلوع آفتاب سے پہلے رمی کرلیں تو مکروہ نہیں' اگر گیارہویں تاریخ کی آخری شب تک رمی نہ کی تو دم دینا واجب ہوگا۔ رمی سات کنکریوں سے سات بار کرنی واجب ہے اگر اس سے زیادہ کریں تو مکروہ ہے اور کم کریں تو رمی نہ ہوگی۔ پے در پے کنکریوں مارنا سنت ہے۔ کنکر کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سرے سے پکڑ کر ماریں اور رمی کے وقت یہ خیال رہے کہ منیٰ داہنے اور کعبہ آپ کی بائیں جانب ہو اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں اور تکبیر کے ساتھ یہ دعا حدیث شریف میں آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا۔ اگر کنکر جمرہ کے قریب گر جائے تو بھی جائز ہے۔ اگر دور گرے گی تو معتبر شمار نہ ہوگی۔ تین ہاتھ دور شمار ہے اور اس سے کم قریب۔

مسئلہ: جمرۂ عقبیٰ پر پہنچ کر جو تلبیہ کو احرام کے وقت سے لے کر اب تک برابر پڑھتے رہے ہیں پہلی کنکر مارنے کے ساتھ ہی ختم کردیں۔ رمی سے فارغ ہوکر سیدھے منیٰ آجائیں کیونکہ آج صرف ایک ہی جمرہ کی رمی کرنی ہے۔

مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت: اگر کوئی شخص بیماری یا ضعف

کی وجہ سے خود رمی نہیں کرسکتا تو اس کو چاہیے کہ دوسرے شخص کو اپنا نائب بنا دے اگر اس کے حکم کے بغیر کسی نے دوسرے کی طرف سے رمی کی تو جائز نہیں جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے رمی کرے اس کو لازم ہے کہ پہلے خود اپنی طرف سے کرے بعد میں دوسرے کی کرے۔ مریضوں اور عورتوں کو جمرۃ العقبیٰ اور اس کے بعد والے دنوں میں تینوں جمرات کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنی جائز ہے۔ بلکہ مردوں کو چاہیے کہ بعد والے دنوں میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ گیارھویں بارھویں اور تیرھویں تاریخ کو رمی کا وقت زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ہے، زوال کے وقت اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ بعض کمزور لوگ کچلے جاتے ہیں اس لیے مرد اطمینان کے ساتھ عصر کے بعد جاکر رمی کریں کہ ہجوم بہت ہی کم ہو جاتا ہے۔ مریضوں اور عورتوں کو مغرب کے بعد ساتھ لے جاکر اطمینان سے رمی کرادیں، عورتوں کو رات کے وقت رمی کرنا افضل ہے۔ جو عورتیں یا مریض کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ وہ معذور ہیں۔ اگر سوار ہو کر جمرات تک آسکتے ہوں اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں تو ان کو خود رمی کرنی ضروری ہے دوسروں سے رمی کرانا جائز نہیں، ہاں اگر سواری یا کوئی شخص اٹھانے والا نہ ہو تو پھر معذوری کی وجہ سے دوسروں سے رمی کرا سکتے ہیں۔

ضروری تنبیہ: بعض مرد صرف ہجوم کی وجہ سے عورتوں کی طرف سے رمی کر دیتے ہیں اور بعض عورتیں ہجوم کی وجہ سے دوسروں کو اپنی طرف سے رمی کرنے کی اجازت دے دیتی ہیں ان کی رمی نہیں ہوتی ان کے ذمہ فدیہ واجب ہوگا۔

ذبح رمی سے فارغ ہو کر اب جانور ذبح کریں۔ یہ قربانی مفرد کے لیے مستحب ہے اور قارن اور متمتع والے کے لیے واجب ہے۔ اس قربانی کے احکام مثل عید الاضحیٰ

کی قربانی کے ہیں جو جانور وہاں جائز ہیں یہاں بھی جائز ہیں اور جس طرح وہاں اونٹ، گائے بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں یہاں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

حلق حج سے فارغ ہو کر سر منڈائیں یا کتروائیں۔ چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے۔ بغیر اس کے احرام نہیں کھل سکتا۔ اگر بال کتروائیں تو ایک انگل سے کچھ زیادہ کتروائیں اس سے کم نہ کتروائیں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں عورت کو سر منڈانا حرام ہے صرف چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگل کے ایک پور کتروانے کافی ہیں لیکن ایک پور سے کچھ زیادہ کتروائیں تاکہ سب بال آجاویں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ مرد کو تمام سر کے بال کٹانا یا منڈانا سنت ہے۔ صرف چوتھائی سر کے بالوں پر اکتفا کرنا جائز ہے لیکن مکروہ تحریمی ہے حلق کے بعد احرام کھول دیں اب جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع تھیں اب سب کی اجازت ہے سوا عورت کے کہ وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی۔

طوافِ زیارت[1] سر منڈانے سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جائیں۔ اس کو طواف زیارت کہتے ہیں یہ دسویں تاریخ کو کرنا افضل ہے اور جائز بارہویں کا آفتاب غروب ہونے تک ہے اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ مگر عورت کو اجازت ہے اگر وہ حیض کی حالت میں ہو تو حیض سے پاک ہو کر طواف کرے۔

[1] طواف زیارت کے بارے میں صفحہ نمبر ۸۔۔ پر مفید مشورہ پڑھیں

[2] **جنایاتِ احرام** احرام کی حالت میں جماع، بوس و کنار وغیرہ، عورتوں کے سامنے ذکرِ جماع، لڑائی جھگڑا، خشکی کے جانور کو شکار کرنا یا شکاری کو بتانا یا اس کی مدد کرنا جیسے چھری چاقو وغیرہ پکڑانا، خوشبو لگانا، بال اکھاڑنا، سر یا منہ ڈھانکنا، استرا یا صابن لگانا، یہ سب ممنوع ہیں، خوشبو یا خوشبودار میوہ کا سونگھنا مکروہ ہے، اگر ناک پر ہاتھ رکھ لے تو کچھ حرج نہیں اور تکیہ پر سر رکھنا اور رخسار رکھنا درست ہے مگر اُلٹے ہو کر پیشانی رکھنا منع ہے

گیارھویں بارھویں اور تیرھویں تاریخ میں جمرات کی رمی

دسویں تاریخ کے بعد تین دن اور رمی کرنی ہوتی ہے گیارھویں، بارھویں، تیرھویں ان تاریخوں میں تینوں جمروں کی رمی کرنی ہوتی ہے۔ اور ان دنوں میں رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور سنت یوں ہے کہ پہلے جمرہ اولیٰ کو رمی کریں۔ یہ مسجد خیف کے قریب ہے پھر وسطی کو پھر عقبیٰ کو جمرہ اولیٰ کی رمی کرکے ذرا آگے بڑھیں قبلہ شریف کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوں، ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں پھر وسطیٰ اور عقبیٰ کی اسی طرح رمی کریں اور اس کے بعد نہ ٹھہریں، اگر بارھویں کی رمی کرکے غروب آفتاب سے پہلے

[illegible]

عورت کا احرام [illegible]

رمی منیٰ سے آنا ہو تو تیرھویں کی رمی واجب نہیں اور اگر منیٰ میں آفتاب غروب ہو گیا تو
تیرھویں کی فجر ہونے سے پہلے پہلے بھی چلے آنا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ اگر تیرھویں کی فجر منیٰ
میں ہو گئی تو اب تیرھویں کی رمی بھی واجب ہو گئی اگر رمی کے بغیر آگئے تو دم دینا واجب ہو گا۔
تیرھویں تاریخ کو زوال سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے مگر گیارھویں اور بارھویں کو زوال سے پہلے جائز نہیں۔

طوافِ وداع

جب گھر کو واپسی کا ارادہ کریں تو ایک طواف ادا کرنا چاہیئے۔ اس کو
طوافِ وداع یا طوافِ صدر کہتے ہیں، میقات سے باہر والے حاجی
کے لیے واجب ہے عمرہ کرنے والے پر واجب نہیں، اس طواف کا اول وقت
طوافِ زیارت کے بعد ہے جب واپسی کا ارادہ ہو اور اس کا آخر وقت متعین نہیں جب
چاہے کریں۔ اگرچہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں رہیں مگر مستحب یہ ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے
چلنے لگیں تو اس وقت کریں تاکہ بیت اللہ شریف سے آخری ملاقات پر مفارقت ہو۔
طواف کے بعد دوگانہ نفل ادا کر کے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کے
آبِ زمزم پئیں۔ زمزم چہرہ، سر اور بدن کو ملیں، پھر دہلیزِ کعبہ کو کہ زمین سے اُبھری ہوئی
ہے بوسہ دیں۔ سینہ اور داہنا رخسار ملتزم کو لگا کر داہنا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر بیت اللہ
شریف کا پردہ پکڑ لیں جیسے ایک ذلیل غلام اپنے آقا کے کپڑے سے چمٹتا ہے اگر پردہ تک ہاتھ
نہ پہنچے تو دونوں ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر دیوار پر سیدھے کھڑے کر کے پھیلا دیں اور خوب
رو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں دعائیں کریں، پھر حجرِ اسود کو بوسہ دے کر الٹے پاؤں مسجد
سے باہر آئیں۔

(۱۰)	رمی جمار	واجب
(۱۱)	طواف وداع	واجب

افعال عمرہ

(۱)	احرام عمرہ	شرط
(۲)	طواف مع رمل؎	رکن
(۳)	سعی	واجب
(۴)	سر منڈانا یا کترانا	واجب

افعال حج افراد

(۱)	احرام	شرط
(۲)	طواف قدوم	سنت
(۳)	وقوف عرفہ	رکن
(۴)	وقوف مزدلفہ	واجب
(۵)	رمی جمرہ عقبہ	واجب
(۶)	قربانی	استحبابی
(۷)	سر منڈانا	واجب
(۸)	طواف زیارت	رکن
(۹)	سعی	واجب

افعال قران

(۱)	احرام حج وعمرہ	شرط
(۲)	طواف عمرہ مع رمل	رکن
(۳)	سعی عمرہ	واجب
(۴)	طواف قدوم مع رمل	سنت
(۵)	سعی	واجب
(۶)	وقوف عرفہ	رکن
(۷)	وقوف مزدلفہ	واجب
(۸)	رمی جمرہ عقبہ	واجب
(۹)	قربانی	واجب
(۱۰)	سر منڈانا	واجب
(۱۱)	طواف زیارت	رکن
(۱۲)	رمی جمار	واجب
(۱۳)	طواف وداع	واجب

؎ رمل سنت ہے۔ ۱۲ منہ

افعال تمتع جبکہ ہدی ساتھ نہ ہو

نمبر	فعل	حکم	نمبر	فعل	حکم
(۱)	احرام عمرہ	شرط	(۸)	رمی جمرہ عقبہ	واجب
(۲)	طواف عمرہ مع رمل	رکن	(۹)	قربانی	واجب
(۳)	سعی عمرہ	واجب	(۱۰)	سر منڈانا	واجب
(۴)	سر منڈانا	واجب	(۱۱)	طواف زیارت	رکن
(۵)	آٹھویں ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط	(۱۲)	سعی	واجب
(۶)	وقوف عرفہ	رکن	(۱۳)	رمی جمار	واجب
(۷)	وقوف مزدلفہ	واجب	(۱۴)	طواف وداع	واجب

تنبیہ

(۱) قارن کے لیے سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے اگر اس کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو رمل اور اضطباع بھی نہ کرے اور سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

(۲) طواف وداع اہل مکہ وغیرہ پر واجب نہیں۔

(۳) اکثر پاکستانی لوگ چونکہ ہدی ساتھ نہیں لے جاتے اس لیے ہم نے تمتع کی اسی صورت کے احکام لکھے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ ہدی ہو تو اس کو عمرہ کی سعی کے ساتھ سر منڈانا نہ ہوگا، بلکہ اسی طرح احرام رہے گا اور آٹھویں کو دوسرا احرام حج باندھنا ہوگا۔

(۴) افراد کرنے والا اگر سعی طواف قدوم کے بعد کرے تو طواف قدوم میں رمل اور اضطباع بھی کرے مگر افضل یہ ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

۱؎ ہدی قربانی کے جانور کو کہتے ہیں

فضائلِ عمرہ

عمرہ کی فضیلت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہیں ہم صرف تین روایتیں ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانہما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذہب والفضۃ رواہ الترمذی وغیرہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرے سے نہ صرف گناہ معاف ہو جاتے ہیں، بلکہ انسان سے ان دونوں کی برکت سے فقر و فاقہ بھی دور ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن دنیا و آخرت کی دولتوں سے حج اور عمرہ کرنے والا مالا مال ہو جاتا ہے لیکن اخلاص شرط ہے

۲۔ عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ رواہ الشیخان وفی روایۃ لمسلم حجۃ معی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔

الحجاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم رواہ ابن ماجۃ

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتے ہیں اور اگر خطا معاف کراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطا معاف کرتے ہیں۔

فضیلت طواف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے ہیں اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے (طبرانی شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرما دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے طواف کرتے رہیں، اور اکثر وقت حرم میں گذاریں نمازیں باجماعت ادا کریں کہ یہاں پر ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کے ثواب کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ان مقامات پر بھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی خانہ کعبہ کے اندر مقام ابراہیم کے پیچھے، مطاف میں حجر اسود کے مقابل رکن عراقی کے قریب جو حطیم اور دروازہ کے درمیان ہے۔ ملتزم کے سامنے حطیم خصوصاً میزاب رحمت کے نیچے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان۔ رکن شامی کے نزدیک اور ان مقامات پر اپنے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کی بخشش کی دعائیں کریں، اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عورتوں کے برابر کھڑے نہ ہوں اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اگر عورتیں نماز میں آپ کے آگے ہوں تب بھی نماز نہ ہوگی۔

دربارِ شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری و زیارت مدینہ منورہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

واضح رہے کہ روضۂ مطہرہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا افضل مستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب قریب واجب لکھا ہے فخرِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۱۔ جس نے میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

۲۔ جو میری زیارت کو آئے اور مقصود میری ہی زیارت ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں قیامت میں اس کا شفیع ہوں۔

۳۔ اگر کوئی میرے انتقال کے بعد میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کرے تو ایسا ہے جس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

پس جس شخص پر حج فرض ہو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے پہلے حج کر لیں یا پہلے مدینہ منورہ آجائیں۔ غرض جب مدینہ منورہ کا ارادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ روضہ

معبود کی زیارت کو آنے کی نیت کریں تاکہ اس حدیث کے مصداق ہو کہ جو کوئی میری زیارت کو ہی آئے اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی اور جب مدینہ منورہ کو چلیں تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں پھر جب وہاں کے درخت نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کریں جب وہاں کی عمارات نظر پڑیں تو درود شریف پڑھ کر کہیں،

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِیِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّیْ مِنَ النَّارِ وَ اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور مستحب ہے کہ غسل کریں یا وضو اور صاف ستھرے کپڑے اور اچھا لباس پہنیں، اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے اور خوشبو لگائیں اور بہتر ہے پیادہ ہو لیں، خشوع و خضوع اور تواضع جس قدر ہو سکے فروگذاشت نہ کریں اور عظمت مدینہ منورہ کا خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتے ہوئے چلیں جب مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو یہ کہیں: رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ ارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَاءَكَ وَ اَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ اور ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ دعا اور درود شریف بہت پڑھیں کہ اس جگہ جابجا مواقع قدم رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے گھوڑوں سے اس زمین کو پامال کروں جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں۔

مسجدِ نبوی میں داخلہ

جب مسجدِ نبوی میں داخل ہوں تو اوّل داہنا پاؤں داخل کریں اور دخول مسجد کی دعا پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ پھر ریاض الجنۃ میں (کہ مابین قبر شریف اور منبر کی زمین کا نام ہے اور یہ قطعہ جنت کا ہے) تحیۃ المسجد پڑھیں۔ اس طرح کہ منبر داہنے مونڈھے کی سیدھ میں رہے اور وہ ستون کہ جس کے نیچے صندوق ہے، سامنے رہے کہ یہی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدۂ شکر ادا کریں کہ حق تعالیٰ نے آپ کو نعمت نصیب کی اور جو چاہے دعا کریں۔ پھر روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہوں۔ اور پشت قبلہ کی طرف کریں اور کچھ بائیں طرف کو مائل ہوں کہ چہرہ شریف کے خوب مقابل ہو جائیں اور باادب تمام خشوع کے ساتھ کھڑے ہوں اور زیادہ قریب نہ ہوں اور دیوار کو ہاتھ نہ لگائیں کہ یہ ادب اور ہیبت کا مقام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے ہوئے ور لیٹے ہوئے تصور کریں اور کہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود وسلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةً مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اٰدَمَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُوْلَكَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ اِنَّكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ اور پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کریں۔ اور شفاعت چاہیں۔ کہیں یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ اور ان الفاظ میں جس قدر چاہے زیادہ کریں مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں لیکن سلف یہاں جہاں تک اختصار ممکن ہو مستحسن سمجھتے ہیں اور بہت پکار کر نہ بولیں بلکہ آہستہ خضوع اور ادب سے عرض کریں اور جس کسی کا سلام کہنا ہو عرض کریں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ[1] يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ رَفِيْقَهٗ فِي الْاَسْفَارِ اَمِيْنَهٗ عَلَى الْاَسْرَارِ اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا

---

[1] من فلاں بن فلاں کی بجائے جس کسی کا سلام پہنچا رہا ہو اس کا نام لیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک ہاتھ کے اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقَ الَّذِیْ اَعَزَّ اللّٰهُ بِهِ الْاِسْلَامَ اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیًّا حَیًّا وَّمَیِّتًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا

اور یہاں بھی الفاظ کی کمی زیادتی میں اختیار ہے اور جس نے کہہ دیا ہو اس کا سلام پہنچا دیں۔

پھر ذرا آگے بڑھ کر کہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِیْقَیْهِ وَوَزِیْرَیْهِ جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَشْفَعَ لَنَا وَیَدْعُوْلَنَا رَبَّنَا اَنْ یُّحْیِیَنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَیَحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ

پھر آگے بڑھ کر چہرہ شریف کے مقابل کھڑے ہو کر جو کچھ ہو سکے دعا کریں خصوصاً اپنے اور والدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کے واسطے بخشش کی دعا کریں اور ان لوگوں کے واسطے بھی دعا کریں جنہوں نے اس کتاب میں حصہ لیا پھر وہاں سے نکل کر ستون اسطوانہ ابولبابہ کے پاس آکر دو رکعت پڑھ کر دعا کریں پھر ریاض الجنۃ میں آکر نفلیں پڑھیں اگر وقت مکروہ ہو تو پھر اذکار و استغفار و دعا کرتے رہیں جب تک ہو سکے پھر منبر کے پاس رمانۂ منبر پر ہاتھ رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دست مبارک رکھتے تھے پھر اسطوانہ حنانہ کے پاس آئیں اور ہر جگہ درود شریف و دعا سے غافل نہ رہیں جس قدر اس میں کثرت ہو سکے بہتر ہے اور جب تک

مدینہ منورہ میں وہاں تلاوت و ذکر کرتے اور صلوٰۃ و سلام خوب پڑھتے رہیں اور راتوں میں بہت جاگیں اور وقت ضائع نہ کریں اور حتی الوسع نماز مسجد نبوی میں پڑھیں اور زیارت روضہ مبارک کے بعد ہر روز یا جمعہ کو زیارت مزارات بقیع کی بھی ضرور کریں کہ حضرت عثمانؓ و حضرت عباسؓ او حضرت حسنؓ اور حضرت ابراہیم اور ازواج مطہرات و اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں تشریف رکھتے ہیں اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بھی زیارت کریں ہر مسجد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جا کر نماز پڑھیں اور ہفتے کے روز مسجد قبا میں جا کر نماز پڑھ کر دعا کریں اور جب رخصت ہوں تو دو رکعت مسجد نبوی میں پڑھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور جس طرح مذکور ہو چکا ہے سلام پڑھیں اور پھر رخصت ہو کر آئیں۔

ریاض الجنۃ میں ستونہائے رحمت

ریاض الجنۃ میں قدیم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سات ستون ہیں، ان کو اسطوانات رحمت کہا جاتا ہے ان پر سنگ مرمر چڑھا ہوا اور طلائی کام ہے، پہلی قطار میں چار ستون سنگ سرخ کے ہیں اور ان پر ان کا نام کندہ ہے۔

۱۔ **اسطوانہ حنانہ** : یہ ستون اس تنۂ کھجور کی جگہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر منتقل ہونے پر زور زور سے رویا تھا۔

۲۔ **اسطوانہ حرس** : جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت کدہ میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابی پہرہ دینے کی غرض سے آ بیٹھتے۔

۳۔ **اسطوانہ وفود** : باہر سے جو وفود مشرف بہ اسلام ہونے کے لیے آتے

تو یہاں بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوتے۔

۴۔ **اسطوانہ ابی لبابہ** ۔حضرت ابی لبابہؓ صحابی سے بتقاضائے بشریت غزوہ تبوک میں ایک خطا سرزد ہوگئی تھی جس کا قرآن مجید کے پارہ ۱۱ میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہے اس کی توبہ لیے ابولبابہؓ نے اپنے کو اس ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہیں کھولیں گے بندھا رہوں گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ فرمایا کہ جب تک مجھے خدا کی طرف سے حکم نہیں ہوگا میں بھی نہیں کھولوں گا چنانچہ پچاس روز کی طویل مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابولبابہؓ کی توبہ قبول کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کھولا۔

۵۔ **اسطوانہ سریر** ۔یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور رات کو آرام کے لیے آپ کا بستر مبارک بچھ دیا جاتا تھا۔

۶۔ **اسطوانہ جبریل** حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبیؓ کی صورت میں وحی لے کر تشریف لاتے تو اکثر اس جگہ بیٹھے نظر آتے۔

۷۔ **اسطوانہ عائشہؓ** ۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو تو ترجیح کے لیے قرعہ اندازی کی نوبت آئے اس وقت سے صحابہ کرامؓ کو اس جگہ کے معلوم کرنے کی جستجو رہی' بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیرؓ کو یہ جگہ بتائی جہاں اب یہ ستون ہے۔

ان ستونوں کے قریب جا کر دعا استغفار کریں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز کا ثواب

اکثر وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بہ نیت اعتکاف گذاریں علاوہ پنجگانہ نماز جماعت سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کریں اور تکبیر اولیٰ اور پہلی صف کا اہتمام کریں ؛ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (مشکوٰۃ)

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے اور امام احمدؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ سے برأت لکھی جائے گی اور عذاب نفاق سے بھی برأت لکھی جائے گی اس واسطے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مستقل طور سے اعتکاف بھی کریں۔ اور قرآن شریف ختم کریں اور صدقہ خیرات حسب حیثیت کریں، مساکین ومجاورین اور باشندگان مدینہ منورہ کا خاص طور سے خیال رکھیں ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو تو تحمل کریں اور شریفانہ برتاؤ کریں خرید و فروخت میں بھی ان کی امداد کی نیت کریں تاکہ ثواب ملے

درُودشریفؑ

ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان

اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں :

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (قرآن شریف پ۴)

ترجمہ : اللہ کریم کا ایمان والوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے انہیں میں سے اُن پر رسُول بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی و رسُول کا ہوتا ہے انسانوں پر، خاص کر اُن بندوں پر جن کو اُس نبی کے ذریعے سے ایمان ملا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ امتِ محمدیہ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے سے ہی۔ اس لیے یہ اُمت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنونِ احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اسی طرح اس کے پیغمبروں کا حق ہے کہ اُن پر درُود و سلام بھیجا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے رحمت و رافت اور رفع درجات کی دُعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے اور یہ دراصل اِن محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ہدیہ، وفاداری و نیاز کیشی کا نذرانہ اور ممنونیت و سپاس گذاری کا اظہار ہوتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دُعاؤں کی کیا

احتیاج ہے۔ بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے ہدیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت ہے تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی ان کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ اور ہماری اس فرمانبرداری کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا خود ہم کو پہنچتا ہے۔ ہمارا ایمانی رابطہ مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ کے مخلصانہ درود کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں درود و سلام کے فوائد اور منافع۔ اللہ کریم ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمادیں۔

فضائل درود شریف

۱۔ سب سے بڑھ کر تو فضیلت درود شریف کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود درود شریف کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرمائی ہے چنانچہ اللہ کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم قرآن شریف میں ارشاد فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آگے اللہ تعالیٰ حکم ارشاد فرماتے ہیں اے ایمان والو درود بھیجو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام بھیجو۔

ف: اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمانا ہے۔ فرشتوں اور

انسانوں کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مراد ہے۔

۲۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا (ترمذی شریف)

۳۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ سیاحی کرتے رہتے ہیں۔ جو شخص میری اُمت میں سے سلام بھیجتا ہے اس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں (ابوداؤد شریف)

۴۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملا انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یہ سن کر سجدۂ شکر ادا کیا (صحیح المستدرک للحاکم)

۵۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش کیا جاتا ہے (ابوداؤد)

۶۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (نسائی شریف)

۷۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماویں اور اس کے دس گناہ معاف ہوں اور اس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاویں گی (نسائی شریف)

۸۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود

مجھ پر پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (نسائی شریف)

۹۔ ایک اور روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لیے ستر بار دعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (صحاح)

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار۔ قیامت کے روز اس کے لیے میری شفاعت ہوگی (طبرانی)

۱۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی تیس (۳۰) دنیا کی باقی آخرت کی۔

۱۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں آپ پر درود کی کثرت کرتا ہوں تو کس قدر درود اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے۔ میں نے عرض کیا کہ ایک ربع (یعنی ایک حصہ۔ تین حصہ اور وظائف رہیں) فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اگر اور بڑھا دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا تو پھر درود ہی درود رکھوں گا، تو فرمایا اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جاویں گے۔ (صحیح المستدرک حاکم)

۱۴۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رکی رہتی ہیں جب تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھو (طبرانی)

۱۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان رکی

رہتی ہے اُوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھو (ترمذی)

۱۶۔ مواہب اللدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پرچہ سر انگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تُو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (حاشیہ حصن حصین)

۱۷۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جلیل القدر تابعی اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ اُن کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (حاشیہ حصن حصین، فتح القدیر)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسے آدمی کو نصف رات کو اُٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو پھر وضو کرے پھر حمد الٰہی کرے پھر درود شریف پڑھے۔ پھر قرآن مجید پڑھنا شروع کرے (نسائی)

۱۹۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھے اور وسیلہ کی دُعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (ترمذی)

۲۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اُس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (یعنی بذریعہ ملائکہ) (بیہقی)

۲۱۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو

اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی ـــــ حضور نے ارشاد فرمایا "ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہٗ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل

درود شریف کن الفاظ سے پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام جیسا کہ نماز میں **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ** پڑھنے کا حکم ہے آپ پر درود شریف کن الفاظ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب صحابہ سے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ (بخاری شریف)

ف۔ ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ان مہمانوں اور دوستوں کے لیے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات تھے۔

۲۔ حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔ اس کے اسی برس کے گناہ معاف ہو جاویں گے (طبرانی)

۳۔ حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طرح کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (طبرانی)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دعا کرے جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (طبرانی)

ف۔ مشقت میں ڈالے گا، سے مراد کہ ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاویں گے۔

درود شریف برائے کشادگی رزق

۵۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ (ابن ماجہ)

۶۔ روضۃ الاحباب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعیؒ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم دیا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جاویں اور سب برکت ایک درود کی ہے جس کو پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے۔ فرمایا یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ (حاشیہ حصن حصین)

درود شریف برائے حفاظت جمیع آفات و بلیات

۷۔ مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر تھے۔ انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے بیان کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا میں اس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پر نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی وہ درود شریف یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ف: حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے زاد السعید کے حاشیہ پر اس درود شریف کا کثرت سے پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ ہیضہ، طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لیے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب اطمینان بخشتا ہے تحریر فرمایا ہے۔

۸۔ مسجد میں جانے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں یہ پڑھنا آیا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

۹۔ مسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے کہ بعد اذان کے درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانگے آپ کے لیے وسیلہ اللہ تعالیٰ سے۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "نہیں وضو ہوتا اس شخص کا جو درود نہ بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ ف: یعنی پورا ثواب نہیں ملتا۔

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جو میری قبر کے پاس درود شریف بھیجتا ہے میں سن لیتا ہوں۔ (بیہقی)

درود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد السعید میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر تو خاصیت دُرود شریف کی یہ ہے کہ عشاق کو درود شریف کی کثرت کی وجہ سے خواب میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے ان شاء اللہ تین جمعے نہ گذرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ درود شریف یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

دیگر۔ شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو دولت زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوتی ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ

صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ
صَلٰوۃً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

دیگر — اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ — مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔

تنبیہ: خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن تمام قابل ذکر ہیں ——— قول ۔ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہونا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں محض اللہ کریم کی عطا ہے۔ ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ درود شریف کی کثرت اور اتباع سنت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا غلبہ ہو تو مولا کریم اپنی رحمت سے مہربانی فرما دیتے ہیں لیکن یہ کچھ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی حکمت ہے۔

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں اگر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔ مشتبہ یہ ہے کہ نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان ہی کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر دیکھنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مطابق حلیہ شریف کمال نہ دیکھے تو اس کا اپنا قصور ہے، اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔

اللہ کریم توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین۔

صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ
صَلٰوۃً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

دیگر — اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے
اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ — مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔

تنبیہ: خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن تمام قابل دو امر ہیں —— اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس کے لیے جناب ان کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں محض اللہ کریم کی عطا ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم ہو گئیں، البتہ غالب یہ ہے کہ درود شریف کی کثرت اور اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی محبت کا غلبہ ہو تو مولا کریم اپنی رحمت سے مبتلا فرما دیتے ہیں لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم نہ ہونا چاہیے، بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی حکمت ہے۔

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آ کر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر کرے مثلاً یہ کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر دیکھنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مطابق حدیث شریف کے خلاف دیکھے تو اس کا اپنا قصور ہے، اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع دائمی کی کوشش کرے
اللہ کریم توفیق نصیب فرما دیں۔ آمین۔

دُعا مانگنے کی فضیلت

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ___ دُعا مانگنا بعینہٖ عبادت کرنا ہے پھر آپ نے بطور دلیل، قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی :۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

ترجمہ، اور تمہارے رب نے فرمایا ہے، مجھ سے دُعا مانگا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک جو لوگ (از راہ تکبر)، میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل و خوار ہو کر۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جس شخص کے لیے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں، اُن میں اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اُس سے (دُنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے۔ اِسی حدیث کے بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ (اس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیے گئے) آیا ہے اور بعض طُرق میں فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ

الْإِجَابَةِ (اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے) آیا ہے۔ (تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے)

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا کے سوا کوئی چیز قضا (تقدیر کے فیصلے) کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی (عمل خیر) کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (قضاء) قدر سے بچنے کی کوئی تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ سے دعا مانگنا اس (آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اس (مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دعا اس سے جا ملتی ہے۔ پس قیامت تک ان میں کشمکش ہوتی رہتی ہے۔ (اور انسان دعا کی بدولت اس بلا سے بچ جاتا ہے)۔

۵ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کی وقعت نہیں۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے

کوئی سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں مَنْ لَمْ یَدْعُ اللّٰهَ غَضِبَ عَلَیْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے)۔ آیا ہے۔ (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا: تم اللہ سے دُعا مانگنے میں عاجز نہ ہو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لیے کہ دُعا (کرتے رہنے) کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ناگہانی آفت سے) ہلاک نہ ہوگا۔

۸۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دُعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں، اس کو چاہیئے کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور آسمان وزمین کا نور ہے۔

لہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے سے روگردانی دانستہ یا نادانستہ طور پر نخوت و تکبر کا مظاہرہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی کا موجب ہے اور دُعا مانگنا سراسر عبدیت، بندگی کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ ۱۲۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو کسی مصیبت میں گرفتار تھی، تو (اُن کی حالت دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دُعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۱ ـ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب مُنہ اُٹھاتا ہے (اور دُعا مانگتا ہے)، اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دیتے ہیں[1]، یا وہی چیز اس کو فی الفور دے دیتے ہیں یا اُس کے واسطے (دُنیا یا آخرت میں) اس کو ذخیرہ کر دیتے ہیں۔

۱۲ حدیث شریف میں آیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ تو آپ نے فرمایا: تیری دُعا قبول کی جائے گی، اب تو جو چاہے، مانگ۔

۱۳ ـ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

…ند تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

---

[1] ـ یعنی دُعا کے قبول ہونے کی تین صورتیں ہوتی ہیں (۱) اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرینِ مصلحت ہوتا ہے تو فوراً مراد پوری کردی جاتی ہے (۲) اگر فوراً مراد پوری کرنا قرینِ مصلحت نہیں ہوتا تو بہ تاخیر مناسب وقت پر وہ مراد پوری کر دی جاتی ہے (۳) ورنہ اس کا نعم البدل دنیا یا آخرت میں دے دیا جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کا اجر تو ہر صورت مل ہی جاتا ہے اس لیے کوئی بھی دُعا رائیگاں کسی بھی صورت میں نہیں جاتی۔

کہتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے بے شک سب سے بڑا رحم کرنے والا تیری طرف متوجہ ہے اب تو جو چاہے سوال کر :

۱۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہہ رہا تھا۔ آپ نے اُس سے فرمایا۔ تو (جو چاہے) مانگ اللہ تعالیٰ کی نگاہِ کرم تیری طرف ہے :

۱۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنّت مانگتا ہے، تو جنّت کہتی ہے "اے اللہ اس شخص کو جنّت میں داخل فرمادے" اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جہنّم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنّم کہتی ہے "اے اللہ تو اس شخص کو جہنّم کی آگ سے پناہ دے دے"

۱۶۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دُعا کرے گا وہ جو سوال بھی اللہ سے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کریں گے (وہ پانچ کلمے یہ ہیں) :-

(۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

(۲) لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

(۳) وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام کی دُعائیں

①

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے بچھو نے بہت تکلیف پہنچائی حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ تو نے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ کیوں نہ پڑھا۔ اگر تو ان کلمات کو پڑھ لیتا تو تجھ کو بچھو سے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ (مسلم شریف)

ف۔ جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا و آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

②

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صبح و شام بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھنے والے کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (ابوداؤد شریف)

③

حضرت حارث بن مسلم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے کان میں چپکے سے فرمایا کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد جس نے سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھ لیا۔ وہ رات دن میں کبھی بھی مر جائے تو جنت میں جائے گا۔ (نسائی شریف)

ہر نماز کے بعد کی دُعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ معاذ! خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے حضرت معاذؓ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہو جائیں۔ قسم خدا کی میں بھی آپ کو چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کسی نماز کے بعد ان کلموں کا کہنا نہ چھوڑیو۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (نسائی شریف)

مجلس کا کفّارہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جس شخص نے یہ کلمات ــــ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ــــ کسی خیر کی مجلس میں پڑھے تو اس پر مہر لگا کر محفوظ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے کسی برائی کی مجلس میں پڑھ لیے تو یہ کلمات اس برائی کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ (نسائی شریف)

پھوڑا پھنسی اور زخم کے لیے دُعا

جس شخص کو پھوڑا پھنسی یا زخم ہو تو اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگا کے پھر مٹی پر رکھ کر موضع زخم پر رکھے اور یہ دُعا پڑھے :

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ (مسلم شریف)

انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کریم صحت عطا فرما دیں گے

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والے کے لیے حضورؐ کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو اُس بندے پر جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے (ترمذی شریف)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے والوں کے جسم پر اللہ تعالیٰ دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ (طبرانی شریف)

اس دُعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب ہو

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی شخص کو کوئی رنج و غم مصیبت و پریشانی ہو تو وہ یہ دُعا پڑھے تو اللہ کریم اُس کے رنج و غم کو خوشی میں بدل دیں گے

اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي

بِيَدِكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجِلَاءَ حُزْنِيْ وَ ذَهَابَ هَمِّيْ (مسند احمد)

بیت الخلاء میں جانے اور آنے کی دُعاء

جب بیت الخلاء میں داخل ہوں تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ

اور جب فارغ ہو کر باہر نکلیں تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دُعا پڑھیں :-

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ

اللہ کریم جن و شیاطین کی شر سے محفوظ رکھیں گے (حصن حصین)

رات کو سونے کے وقت کی دُعاء

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو نماز کا سا وضو کر کے بستر پر داہنی کروٹ پر لیٹا کرو اور پھر یہ کلمات پڑھ لیا کرو :-

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَ

فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ اِلَّا اِلَیْكَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ

جو شخص یہ کلمات پڑھ کر سو جائے اور اس کے بعد کوئی کلام نہ کرے ایسا شخص اگر کسی رات میں مر جائے تو اس کی موت فطرت سلیمہ پر ہوگی۔ بخاری شریف۔

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ اگر یہ شخص کسی رات میں مر جائے تو جنت میں جائے گا۔

سیدالاستغفار:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کو سیدالاستغفار پڑھتا ہے پھر اگر رات میں مر جائے تو جنت میں جاتا ہے اور اگر کوئی صبح کو پڑھتا ہے پھر دن میں مر جاتا ہے تو جنت میں جاتا ہے سیدالاستغفار یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو فرمایا کرتے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پھر فرماتے جو ان کلمات کو کہہ لیتا ہے وہ تمام دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے (ابوداؤد شریف)

قرضہ دور اور فراخی رزق کی دعا

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی! جو شخص یہ دعا پڑھے گا اس پر اگر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ادا کر دے گا

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ (ترمذی شریف)

دنیا اور آخرت کے غموں کے لیے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات سات بار یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کے غموں سے بچالیں گے حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (حصن حصین)

موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ھو اللہ پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔

نیند میں ڈر جانے کی دعا

اگر خواب میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اچٹ جائے تو یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ (مسند احمد)

درد کے لیے دعا

اگر بدن میں کہیں درد ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر بسم اللہ تین مرتبہ اور أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ سات مرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم صحت عطا فرما دیں گے۔

سو کر اٹھنے کی دعا

جب صبح سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی ترقی و صحت عنایت فرما دیں گے۔

وضو کے وقت کی دُعا

جب وضو کرنے بیٹھیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں

اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اور جب وضو سے فارغ ہوں تو یہ دُعا پڑھیں:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۳ بار

اس کے بعد:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ - ایک بار

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت مذکورہ بالا دُعا پڑھتا ہے اس کے لیے مغفرت کا ایک پرچہ لکھ کر اور اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (حصن حصین)

کسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ

ترجمہ: اے اللہ تو ہمیں اس سے بچا جس طرح تو چاہے (مسلم شریف)

پریشانی اور گھبراہٹ کی دُعا

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالٰی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ پریشانی اور گھبراہٹ کے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے

اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۔ (ابوداؤد شریف)

شب قدر کی دُعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو حاصل کروں تو کیا دُعا کروں۔ فرمایا یہ پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی شریف)

گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت حسب ذیل کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ کلمات تجھ کو کافی ہیں۔ تو نے صحیح راہ پائی اور تو شیطان سے بچ گیا۔ ان کلمات کو سن کر شیطان اُس سے علیحدہ ہو جاتا ہے:

کلمات مبارکہ یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی شریف)

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابوالہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی صحابی کے مکان پر دعوت میں گئے۔ وہاں اول تازی کھجوریں کھائیں اس کے بعد بھنا ہوا گوشت کھایا۔ اور ٹھنڈا پانی پیا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ بات بڑی دشوار محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہیں ایسی چیزیں کھانے کو ملا کریں تو بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ پڑھ لیا کرو۔ اور کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ پڑھ لینے سے نعمت کا شکر ادا ہو جائے گا (حصن حصین)

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا

جب مسجد میں داخل ہوں تو دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اور جب مسجد سے باہر نکلیں تو یہ پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (حصن حصین)

اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوف کی مر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دعاء کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

ننانوے بیماریوں کی دعاء

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے (حصن حصین)

مدینہ منورہ میں وفات اور شہادت کی دعاء

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعاء مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ (ترجمہ) اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے) —— حصن حصین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستے میں شہید ہونے کی دعاء مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچائے گا۔ (حصن حصین)

اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دُعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوف کے مر
(مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دُعا کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

ننانوے (۹۹) بیماریوں کی دُعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَ
لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ ننانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے
جس میں سب سے ہلکی بیماری فکر و پریشانی ہے (حصن حصین)

مدینہ منورہ میں وفات اور شہادت کی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ
سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب
فرما اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے) حصن حصین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستے میں
شہید ہونے کی دُعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے
درجوں پر پہنچائے گا۔ (حصن حصین)

برائے دفع جن و شیاطین و سحر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار صبح کی نماز کے بعد و ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ تینتیس آیتیں پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت و امان میں رہے گا۔ بحکم الٰہی اس پر زہر اور بد دعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا۔ (مناقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ تینتیس ۳۳ آیتیں مع سورہ فاتحہ و چہار قل و دفع سحر میں بعید نفع بخش ہیں شیاطین چوروں و درندوں سے پناہ ہو جاتی ہے (القول الجمیل) دفع امراض و سحر کے لیے پانی پر دم کرکے پئیں۔ (وظیفہ سعید)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

(۱) الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ (۲) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ (۳) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ (۴) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (۵) اَللّٰهُ لَآ

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ
الْعَظِیْمُ ○ (۶) لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ
مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ
اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ
سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ (۷) اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ
الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○ (۸) لِلّٰهِ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ
یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

(۹) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ق
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ (۱۰) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ
لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ○ (۱۱) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف
يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط
تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (۱۲) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (۱۳) وَلَا تُفْسِدُوْا

فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ
رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○ (١٣) قُلِ ادْعُوا
اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ
بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ
وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ
وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ○ (١٥) وَالصَّافَّاتِ
صَفًّا ○ (١٦) فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ○ (١٧) فَالتَّالِيَاتِ
ذِكْرًا ○ (١٨) إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ (١٩) رَّبُّ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ (٢٠) إِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ○ (٢١) وَحِفْظًا مِّن
كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ (٢٢) لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ
الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ○ (٢٣) دُحُورًا ۖ وَ
لَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ○ (٢٤) إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ (٢٥) فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ

خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ○
(۲۶) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا
مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ (۲۷) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
(۲۸) يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ○ (۲۹) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ○ (۳۰) هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ (۳۱) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
(۳۲) هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (۳۳) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ

نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ يَّهْدِيْٓ
اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○
وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ○
وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ○ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ
اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ
يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا
وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ
النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ
الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○

برائے حصولِ حفظ و امان

یہ وظیفہ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ دشمنوں اور چوروں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ ہر قسم کی بیماریوں اور آفتوں سے حفاظت فرماتا ہے (کنز العمال شرح سنن ابن سنی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى
اَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوَلَدِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِيَ
اللّٰهُ ؕ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّآ
اَخَافُ وَاَحْذَرُ ؕ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ
غَيْرُكَ ج اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ
كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ط فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اِنَّ وَلِيِّـۧـيَ اللّٰهُ الَّذِيْ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ
اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۔
اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
حَفِيْظٌ ○ اِنَّ وَلِيِّ ـَۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۔ وَهُوَ
يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

(جہاں بھی ہو جس وقت بھی ہو جتنا ممکن ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر کرے۔

ف. حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

وہ ذکر جو کسی وقت، جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ یہی سب سے افضل ذکر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے، یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔

۲. ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے دل وجان سے (یعنی خلوص قلب کے ساتھ) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ہوگا۔

۳. ایک اور حدیث میں ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اُس کے دل میں جَو برابر بھی خلوص اور ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ

سے نکال لیا جائے گا۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جس شخص نے (دل سے) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری (جیسے گناہ) بھی کئے ہوں اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تین مرتبہ فرمایا)

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں؟ آپ نے فرمایا: کثرت سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے رہا کرو۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے۔

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں۔ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوسرے پلڑے میں ہو، تو وہ ان سب سے بڑھ جائے گا۔

۹۔ ور ایک حدیث میں آیا ہے :

جب بھی کوئی بندہ دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو۔

کلمۂ توحید کی فضیلت

(۱) کم سے کم ایک مرتبہ اور زیادہ جتنا بھی ہو سکے یہ کلمۂ توحید پڑھا کرے :

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کا (سب) ملک ہے اور اُسی کی (تمام تر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے :

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

۱۔ جو شخص اس کلمۂ توحید کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اُس شخص کے مانند ہو گا جس نے حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی اولاد (عرب قوم) میں چار نفر آزاد کیے ہوں،

۲۔ اور جو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ اُس شخص کے مانند ہو گا جس نے (کسی بھی قوم کا) ایک غلام آزاد کیا ہو۔

۳۔ اور جو سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھے گا اُس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سو بدیاں

شادی جائیں گی اور یہ کلمہ اس کے لیے شیطان سے بچاؤ کا سامان (محافظ) ہوگا اور قیامت کے دن کوئی بھی اس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے جس نے اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔

۲۔ یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو سکھایا تھا (مگر اُس نے اس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہوگیا) اس لیے کہ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں) تو یہ کلمہ اُن سے بڑھ جائے گا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں، تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) اُن کو ہلا دے گا۔

(۲) کثرت سے یہ کلمہ پڑھا کرے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ کے سوا (کسی اور کی) نہیں)۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

۱۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) تو عرش سے ورے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا اَللّٰهُ اَكْبَرُ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتا ہے۔

۲۔ یہ دونوں کلمے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کے ساتھ (مل کر) تو روئے زمین پر جو شخص بھی ان (تینوں کلمات) کو پڑھے گا اس کی خطاؤں (اور گناہوں) کا عذر (کفارہ) کر دیا جائے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔

کلمۂ شہادت کی فضیلت:

(۱) جس قدر ممکن ہو چلتے پھرتے یہ کلمۂ شہادت پڑھا کرے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں دل سے گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں:

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی یہ گواہی دے گا کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیں گے حضرت معاذ بن جبل نے (یہ حدیث سن کر) عرض کیا: یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں" آپ نے فرمایا تب تو لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے وہ سب نیک کام چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جائیں گے، چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف (حق بات چھپانے کے) گناہ سے بچنے کے لیے اپنی وفات کے وقت اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ:

جو شخص صدق دل سے اس کلمۂ شہادت کو کہے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیں گے:

بلکہ ہوگا وہ ان نناوے دفتروں (اعمال ناموں) پر جن میں سے ہر دفتر حد نظر تک (دراز) ہوگا بھاری ہو جائے گا (وزن بڑھ جائے گا)

(۳) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے:-

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ أَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَابْنُ أَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ أَنَّ النَّارَ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اُن کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی کنیز (مریم) کے بیٹے اور اللہ کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مریم کی طرف القا فرمایا اور اس کی جانب سے (پھونکی ہوئی) رُوح ہیں اور یہ کہ جنت بھی حق ہے، اور دوزخ بھی حق ہے۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے گا، (داخل فرمائے گا)

(۴) یا یہ کلمہ شہادت پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ

وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی کنیز کے بیٹے ہیں اور خدا کا وہ کلمہ (حکم) ہیں، جو مریم کی جانب القا فرمایا اور اس کی جانب سے (بھیجی ہوئی) روح ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے۔

ف: حدیث شریف میں ہے کہ:

جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اس کے عمل خواہ کچھ بھی ہوں یا یہ فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے (داخل کر دیا جائے گا)

(۵) یا یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهٗ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے۔ اسی نے اپنے (بندوں کے) لشکر کو غلبہ عطا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی (چنانچہ وہ) تن تنہا دشمنوں کی فوجوں پر غالب آگیا۔ بس اب اس (وحدہٗ لاشریک) کے بعد کچھ نہیں رہا۔

(۶) اور یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

كَبِيْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ سب سے بڑا بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریف ہے بہت بہت تعریف اور تمام جہانوں کا پروردگار اللہ (ہر برائی سے) پاک ہے۔ کوئی طاقت اور کوئی قوت (سب پر غالب اور حکمت والے اللہ کی مدد کے بغیر) میسر نہیں۔ اے اللہ، تو مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

ف۔ ایک اعرابی (دیہاتی) کی حدیث ہے کہ،

اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جسے میں پڑھا کروں تو آپ نے اُس کو مذکورہ بالا کلمہ اور دعا بتلائی،

تسبیح و تحمید اور اُس کی فضیلت

(۱) زیادہ سے زیادہ یہ تسبیح پڑھا کرے،

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

اللہ پاک ہے اور اُسی کی حمد و ثنا ہے

ف، حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

۱۔ جو شخص ایک دفعہ یہ تسبیح و تحمید پڑھے گا اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص دس مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو سو مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اس سے

زیادہ مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لیے اللہ (اسی حساب سے) اس سے زیادہ نیکیاں لکھے گا۔

۲۔ دوسری حدیث میں ہے کہ:
جو دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا اس کی خطائیں اس سے ساقط (معاف کر) دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے بقدر (کیوں نہ) ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:
یہ وہ سب سے افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے۔

۴۔ ایک اور حدیث میں ہے:
یہی وہ کلمات ہیں جن کا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا۔ اس لیے کہ یہی (تمام) مخلوق کی عبادت اور تسبیح ہے اور اسی (کی برکت) سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:
جو شخص ان کلمات کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
جس شخص کو کسی دکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے) ڈر ہو کہ رات کرب بے چینی سے بسر ہو گی یا جس کا مال خرچ کرنے میں دل دکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چراتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور برائیوں سے بچنے

کے لیے) کثرت سے اس تسبیح وتحمید کا ورد کرنا چاہیئے (اللہ پاک ان کو دور کر دے گا) اس لیے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اس کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کر دو۔

(۲) یا یہ کلمات پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ

میرا پروردگار پاک ہے اور اُسی کی سب تعریف ہے

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں

(۳) یا یہ کلمات پڑھا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

اللہ بزرگ و برتر پاک ہے:

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

جو شخص یہ کلمات کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک پودا لگ جاتا ہے

(۴) یا یہ کلمات پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاکی بیان کرتا ہوں بزرگ و برتر اللہ کی اور اسی کی تعریف کے ساتھ

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

۱- جو شخص (مذکورہ بالا) تسبیح (ایک مرتبہ) پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۲- اس لیے کہ یہی (تسبیح) مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے ان کو

رزق تقسیم کیا جاتا ہے

(۵) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

پاکی (بیان) کرتا ہوں، اللہ کی اور اسی کی ہی تعریف پاک (بیان) کرتا ہوں، بزرگ و برتر اللہ کی،

ف، حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے (عمل کی) ترازو میں نہایت وزنی ہیں۔ رحم کرنے والے (پروردگار) کو بہت محبوب ہیں :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

(۶) ان کے ساتھ یہ کلمے اور ملا کر پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی حمد کے ساتھ، خدائے بزرگ و برتر کی پاکی (بیان کرتا) ہوں، حضرت بزرگ و برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں،

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- جو شخص ان (چار) کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات جیسے اس نے پڑھے ہوں گے (جوں کے توں) لکھ دیے جائیں گے اور پھر عرش کے ساتھ لٹکا دیے جائیں گے کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا، ان کو نہیں مٹا سکے گا، یہاں تک کہ وہ شخص جب قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو وہ ان کلمات کو جیسے اس نے پڑھے تھے (جوں کا توں) سر بمہر پائے گا،

(۷) یا کم از کم تین مرتبہ اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰی

نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ،

اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور اسی کی تعریف کے ساتھ، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بقدر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے بقدر

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت جویریہ کے پاس سے صبح سویرے ہی فجر کی نماز پڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے مصلے پر (بیٹھی) تسبیح و تہلیل میں مصروف تھیں پھر آپ چاشت کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تسبیح و تہلیل میں مصروف تھیں تو حضور نے دریافت فرمایا: کیا تم اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا۔ تمہارے (پاس سے جانے کے) بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس (تمام تسبیح و تہلیل) کے ساتھ وزن کیے جائیں جو تم نے دن نکلنے سے (اس وقت تک) پڑھا ہے تو وہ اس سب سے وزن میں بڑھ جائیں۔ وہ (مذکورہ بالا چار کلمات) ہیں:

(۸) یا اس طرح پڑھ لیا کرے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ	سُبْحَانَ اللّٰہِ	اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
دس مرتبہ	دس مرتبہ	دس مرتبہ

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔ حضرت ابو رافعؓ کی بیوی ام سلمیٰؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے چند کلمات بتلا دیجئے (جو میں آسانی سے یاد کر لوں اور پڑھ لیا کروں) زیادہ نہ بتلائیے"

آپ نے فرمایا "تم دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں، فرمائے گا "یہ میرے لیے ہیں" اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا کرو (اس کے جواب میں بھی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا "یہ (بھی) میرے لیے ہے اور دس مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (اے اللہ! تو مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا "میں نے بخش دیا" تو اس طرح دس مرتبہ تم کہو گی، دس مرتبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو تمہاری مغفرت انشاء اللہ ضرور ہو جائے گی۔

(۹) یا اس طرح تسبیح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ

پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے، پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سب سے افضل کلام ہے:

(۱۰) یا اس طرح پڑھا کرے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے (ہی) ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتے ہیں۔ اور (صرف) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (عمل کی) ترازو بھر دیتا ہے:

(۱۱) یا اس طرح پڑھا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پاک ہے اللہ اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے ؛

ف : (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ (چار) کلمے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ان میں سے جس سے چاہو شروع کرو۔ کوئی حرج نہیں ؛

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :۔ قرآن عظیم ، کے بعد یہ سب سے افضل کلام ہے اور (در حقیقت) یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں ؛

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :۔ ان (چاروں) کلمات کو جو شخص پڑھا کرے گا اس کے لیے ان کلمات کے ہر حرف کے عوض میں دس۱۰ نیکیاں لکھ دی جائیں گی ؛

۴۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ان (چار) کلمات کا پڑھ لینا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سُورج طلُوع ہوا (یعنی دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جنت کی مٹی نہایت عُمدہ ہے اور پانی نہایت شیریں وہ خالی ہوتی ہے اور اس کے پودے یہی (چاروں) کلمات ہوتے ہیں (جو شخص جتنا زیادہ ذکر کرتا ہے اُسی قدر اُس کی جنت ہری بھری ہوتی ہے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض تمہارے لیے ایک درخت کا پودا لگا دیا جاتا ہے ؛

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے (بچاؤ کے لیے) سپر (ڈھال) سنبھال لو۔ یعنی ان (چاروں) کلمات کو پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں سے (ہر پہلو سے۔ اور آگے پیچھے سے (ہر طرف سے) (بچانے کے لیے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) صدقہ (باعث ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) صدقہ (موجب اجر و ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) صدقہ (موجب ثواب) ہے:

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب

چار کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ صلوٰۃ التسبیح میں (۳۰۰) مرتبہ پڑھے جاتے ہیں:

ف:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا ثواب اور طریقہ اس طرح بیان فرمایا:۔

اے عم بزرگوار! اے عباس! کیا میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں دس نعمتیں نہ دے دوں دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی) دس باتیں نہ بتلا دوں کہ جب آپ ان پر عمل کرلیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے پرانے نئے قصداً سہواً چھوٹے بڑے،

پوشیدہ علانیہ کئے ہوئے (سب) گناہ معاف فرما دیں؟

آپ چار رکعت نماز پڑھیں (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سی بھی سورت پڑھیں، قرأت سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہیں پھر رکوع میں جائیں تو (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہنے کے بعد) دس مرتبہ رکوع کی حالت میں یہی (چاروں کلمات) کہیں پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (کھڑے کھڑے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، پھر آپ سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور اَللهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں پھر (دوسرے) سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور (اَللهُ اَكْبَرُ کہنے کے بعد) کھڑے ہونے سے پہلے (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں، یہ کل ۷۵ کلمات ہر رکعت میں ہوئے۔ اسی طرح آپ چار رکعت میں کل ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھیں، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ میں (جمعہ کی نماز سے پہلے) ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر یہ بھی (میسر) نہ ہو تو عمر میں ایک مرتبہ (توضرور) پڑھیں۔

(۱۲) یا ان (چاروں) کلمات کے ساتھ (پانچویں کلمہ کا) اضافہ کر کے اس طرح پڑھے:۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

پاک ہے اللہ اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
اللہ سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی گناہ اور قوت نہیں گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں بزرگ برتر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر (میسر) نہیں

ف۔ احدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ (کلمات) باقی رہنے والی (یادگار) نیکیاں ہیں
اور یہ (انسان کی) خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت (موسم خزاں
میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ کلمات جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو اس کے
لیے قرآن (کی جگہ) کفایت کرتے ہیں:

۳۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے
قاصر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟
آپ نے فرمایا تم سب کر سکتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟
آپ نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ اُحد سے بہت بڑا ہے اور وَلَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ بھی اُحد سے بہت بڑا ہے۔ اسی طرح وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اُحد
سے بہت بڑا ہے۔ اسی طرح وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اُحد سے بہت بڑا ہے۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا اولادِ
اسمٰعیل علیہ السلام (یعنی عرب) میں سے سو غلاموں کے آزاد کر دینے
کے برابر ہے اور سو مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا سو زین کسے ہوئے

لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کے برابر ہے' جن پر جہاد کے لیے (غازیوں کو) سوار کیا جائے اور وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا خدا کے ہاں ایسے سو مقبول اونٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے ہار پڑے ہوں (اور وہ مکہ میں ذبح کیے جائیں) اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تو زمین و آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: واہ واہ واہ! یہ پانچ چیزیں عمل کی ترازو میں کس قدر بھاری (وزنی) ہیں (ایک) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (دوسرے) وَسُبْحَانَ اللّٰهِ (تیسرے) وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (چوتھے) وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور (پانچویں) کسی مسلمان کا وہ نیکوکار لڑکا جو فوت ہو جائے اور وہ اس پر صبر کرے (یعنی جزع فزع رونا پیٹنا نہ کرے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم جو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال کا اظہار کرتے ہو' تو یہ کلمات عرش رحمٰن کے چاروں طرف اس طرح گھومتے (اور طواف کرتے) رہتے ہیں کہ ان کی آواز (گونج) اڑنے والی شہد کی مکھیوں کی مانند گونجتی رہتی ہے اور اس طرح اپنے پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں کیا تم میں سے ہر شخص یہ پسند نہ کرے گا کہ اس طرح (برابر) ہوتا ہے یا (فرمایا) اس کی یاد وہاں برابر ہوتی رہے؟

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زیادہ سے زیادہ اچھی یادگاریں قائم کرو یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت

(۱) یا صرف یہی پڑھ کرے:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ف:۔ ۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا کرو۔ اس لیے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

۲۔ دوسری حدیث میں ہے: جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

۳۔ تیسری حدیث میں ہے: جنت (کے درخت) کا ایک پودا ہے۔

۴۔ اس سے پہلے (صفحہ نمبر ۴۷ پر) ایک حدیث میں گذر چکا ہے کہ یہ کلمہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری رنج وغم اور فکر و پریشانی ہے (جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نکلا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: "اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں"۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا (اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق)

کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی طاقت نہیں :

۶۔ اور یہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَامَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ (اللہ کے سوا اور کوئی اس (کے غضب) سے نجات کی جگہ نہیں) کے اضافہ کے ساتھ تو جنت کے خزانوں میں سے ایک (بہت بڑا) خزانہ ہے :

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ کی فضیلت

۱۔ وقتاً فوقتاً دن میں دو چار مرتبہ یہ پڑھا کرے :

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا

میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں :

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے یہ کلمات رَضِيْتُ بِاللّٰهِ کہے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

اللہ سے عہد و پیمان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

فَإِنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ
الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ
إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا
تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار، پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے
میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی ہی میں عہد کرتا ہوں کہ میں (صدق دل سے) اس پر گواہی
دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے
تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (یہ عہد
اس لیے کرتا ہوں کہ) بے شک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (امارہ) کے حوالہ کر
دیا تو (گویا) تو نے مجھے شر سے قریب کر دیا اور خیر سے دور کر دیا (لہٰذا تو
ایسا نہ کیجیو) اس لیے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں
کرتا، اس لیے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے تو قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو
مجھے جنت میں داخل کر دیجیو) بے شک تو اپنے وعدے کا خلاف کبھی نہیں کرتا

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کرے گا
(اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں
سے فرمائیں گے کہ میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو
پورا کرو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل
فرماویں گے۔ (راوی حدیث) حضرت سہیلؒ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبدالرحمٰن کو
بتلایا کہ عون نے مجھے ایسی ہی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سنائی ہے تو اس پر حضرت
قاسم نے فرمایا (اس میں) تعجب کی کیا بات ہے، ہمارے گھر کی تو ہر پردہ نشین (نا
بالغ) لڑکی اپنے پردے (گھر) میں اس دعا کو پڑھا کرتی ہے۔

اللہ کی حمد کا ایک اور طریقہ

( ) اس طرح اللہ کی حمد و ثنا کیا کرے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے۔ ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے، پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے ؛

ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

(ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا، تو) جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جونہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے ہر ایک حریص تھا کہ میں اس کو لکھ لوں لیکن ان کی سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ ربّ العزّت کے سامنے ان کو پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (میں خود ان کا ثواب دوں گا) ؛

◎

استغفار اور اس کی فضیلت

(۱) سیدالاستغفار (سب سے بڑے استغفار) کا ذکر اس سے پہ
آچکا ہے (تاہم دوبارہ لکھتے ہیں) اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا
عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ
عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے
اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا، میں
گناہوں اور تمام کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان
کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کو بخش
دے اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر
میں دن میں ستر مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستر مرتبہ سے بھی زیا
اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تیسری روایت میں ہے۔ سو مرتبہ
۲۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لیے کہ میں (
دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں

۳۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ و) استغفار کر لیا، اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ستر مرتبہ (توبہ و استغفار کے بعد بھی) گناہ کرے۔

۴۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے دل پر بھی (دنیوی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف رہنے کی وجہ سے غفلت کا) پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لیے) میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے (توبہ و) استغفار کرتا ہوں۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس قادرِ مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کرو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم بالکل خطائیں

لے گناہ اور خطاؤں سے معصوم مخلوق فرشتے ہیں اگر انسان گناہ اور خطا بالکل چھوڑ دیں تو انسان بھی فرشتے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو و مغفرت (معاف کرنے اور بخشنے) کا کوئی محل نہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو اپنی صفت کمالات کے اظہار کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے لازمی طور پر ایسے فرشتہ صفت انسانوں کی جگہ اللہ پاک بھول چوک کرنے اور اپنی خطاؤں اور گناہوں سے معافی مانگنے والی مخلوق کو پیدا کرے گا تاکہ اس کی ان عظیم صفتوں کا ظہور ہو۔ وہ خطائیں کریں (دعا) مانگیں اور اللہ معاف کرے وہ گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کریں اور اللہ پاک ان کے گناہ بخشیں۔ غرض اس حدیث کا مطلب صرف یہ بتلانا ہے کہ خطا، قصور اور گناہ کر بیٹھنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اس پر خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے بلکہ فوراً توبہ و استغفار کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد ہے: يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔ (اے میرے بندو جو اپنی جانوں پر زیادتی کرنے والے گنہگار بندو! تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے) واللہ اعلم ۱۲

نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے جو خطائیں کرے اور پھر اس سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کے گناہ معاف کرے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر بالفرض تم گناہ (بالکل) نہ کرو تو اللہ تم کو دنیا سے اٹھا لے اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں اور پھر مغفرت طلب کریں اور اللہ ان کے گناہ بخشے۔

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو بھی اللہ سے مغفرت مانگتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے۔

۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قیامت کے دن چاہے کہ اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کرے تو اس کو کثرت سے (توبہ و) استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو بھی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر فرشتہ تین گھڑی (کچھ دیر) توقف کرتا ہے اگر اس نے اس تین ساعت کے وقفے کے کسی بھی حصے میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت مانگ لی تو وہ فرشتہ (اس گناہ کو نہیں لکھتا اور) قیامت کے دن اس کو اس گناہ پر واقف نہ کرے گا اور نہ اس پر عذاب دیا جائے گا۔

۱۰۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس (شیطان) نے پروردگار عزوجل سے عرض کیا تیری عزت و جلال کی قسم میں اولاد آدم کو جب تک ان کے (تن بدن) میں جانیں ہیں برابر گمراہ کرتا رہوں گا تو اس پر پروردگار نے فرمایا۔ تو مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں بھی ان کی برابر مغفرت کرتا رہوں گا۔ جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے۔

۱۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بھی دو محافظ فرشتے کسی بھی دن (کسی بندے کا)
نامۂ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں اور وہ اس نامۂ اعمال کے
اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے میں نے
معاف کر دیئے وہ تمام گناہ جو اس نامۂ اعمال کے دونوں طرفوں (اول و
آخر) کے درمیان (لکھے ہوتے) ہیں۔

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تمام مومن (بھائیوں) اور مومن (بہنوں) کے
لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور مومن عورت
کے (استغفار) کے بدلے ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتے ہیں۔

۱۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کثرت اور پابندی کے ساتھ استغفار
کرتا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی (مصیبت) سے رہائی اور ہر غم و اندوہ
سے کشائش نصیب فرمائیں گے اور جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، وہاں
سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔

(۲) کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے:۔

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ
اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی بہ نسبت
تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے۔

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں (روتا چیختا) "ہائے میرے
گناہ" "ہائے میرے گناہ" کہتا آیا۔ آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دُعا تعلیم

فرمائی۔ اس نے اسی طرح دعا کی۔ آپ نے فرمایا "دوبارہ کہو" اس نے دوبارہ یہی کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا "سہ بارہ کہو" اس نے تیسری مرتبہ یہی کلمات کہے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیے :

(۴) کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کر لیا کرو۔

۱۵۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار (دن کے گناہوں سے) توبہ کرے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کرے (یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے (اور قیامت آئے) :

۱۶۔ اسی طرح ایک اور شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟) حضور نے فرمایا۔ (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا۔ پھر وہ اس گناہ سے توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا : وہ دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پھر اس کے ذمے لکھ دیا جاتا ہے اس نے عرض کیا۔ وہ پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا پھر اس کی توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور یاد رکھو، اللہ (توبہ اور مغفرت سے) نہیں تھکتا تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ :

۱۷۔ ایک اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ، اللہ تعالیٰ اولاد آدم سے خطاب فرما کر

کہتے ہیں: اے آدم کی اولاد! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا۔ اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا۔ میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا۔ کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پروا نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لیے ضرور لاؤں گا (وسیع تر مغفرت سے سرفراز کر دوں گا)۔

۱۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

کوئی بھی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادم ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے"۔ تو اس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے: کیا میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہو اور ان پر پکڑ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اپنے اس بندہ کو بخش دیا۔ پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اس عہد پر قائم رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے"۔ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اس کو پھر معاف کر دیا۔ پھر

جب تک خدا چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے پھر اور کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو پھر یہ دو گناہ کر بیٹھا۔ تو اس کو بھی بخش دے۔" اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتے ہیں "میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے" جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اپنے اس بندے کو پھر معاف کر دیا۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ و توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اس کے بعد) فرمایا پس اسی طرح جو چاہے کرتا رہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)

۱۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(۳) جو شخص بد زبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھنا چاہیئے:

۲۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بد زبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں

استغفار کا طریقہ

(۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کثرت سے پڑھا کرے۔
(۲) (صدق دل سے معنی کا دھیان کرکے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ (ہمیشہ ہمیشہ) زندہ رہنے والا (آسمان وزمین کو) قائم رکھنے والا ہے اور اُسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدق دل سے) مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی اگرچہ وہ میدان جہاد سے ہی بھاگا ہو، دوسری روایت میں ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے مانند (بیشمار) ہوں اور ایک روایت میں تین مرتبہ ہے، دوسری میں پانچ مرتبہ:

(۳) ان الفاظ کے ساتھ بکثرت استغفار کیا کرے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے میرے پروردگار تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول کرلے، بے شک تو ہی بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

ف: ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

۱- صحابہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ کی زبان مبارک سے ان (مذکورۂ بالا) کلمات کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کیا کرتے تھے۔

۲- حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ نہ کہنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ (کہنا) جھوٹ اور گناہ ہو جائے بلکہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ کہنا چاہیے[1]۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس طریق پر استغفار (در حقیقت) جھوٹ (اور گناہ) ہو سکتا ہے جیسا کہ جانے بعض علماء

---

[1] أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ (میں حق حضرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اور اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ (اے اللہ تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) اگرچہ دونوں جملے قرآن و حدیث میں استغفار اور توبہ کے لیے آئے ہیں اور شرعاً دونوں طرح توبہ و استغفار درست ہے تاہم جیسا کہ ان کے ترجمے سے ظاہر ہے ان میں نمایاں فرق ہے۔ پہلے جملے میں اپنے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دی جا رہی ہے۔ خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو سچی ہوتی ہے اور اگر واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹی ہوتی ہے اسی لیے ہر خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا احتمال ہوسکتا ہے چنانچہ یہاں بھی اس بات کا احتمال ہے کہ یہ شخص کسی کو دکھلانے یا سنانے کے لیے کہہ رہا ہو نہ کہ فی الحقیقت اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا مقصود ہو یا صرف زبان سے کہہ رہا ہو اور دل کسی دوسری طرف لگا ہوا ہو۔ ایسی صورت میں یہ کہنا جھوٹ ہوگا اور گناہ بھی اگرچہ یہ صرف احتمال ہے ایسا ہوتا نہیں۔ برعکس اس کے دوسرے جملہ میں کسی بات کی خبر نہیں دی جا رہی بلکہ گناہ پر نادم ہو کر اللہ سے مغفرت اور توبہ قبول کرنے کا سوال کرتا ہے۔ انسان جب کسی کو پکار کر کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی توجہ اس کی طرف ضرور ہوتی ہے اس لیے پہلے جملے کی بہ نسبت دوسرے جملے سے توبہ و استغفار کرنا بہتر ہے۔ یہ تو شرعی حکم ہے باقی اہل باطن اور اولیاء اللہ چونکہ صاحب مقام ہوتے ہیں ان کے ہاں ذرا ذرا سی بات پر گرفت ہوتی ہے اس لیے شیخ نے اس احتمال کی بنا پر پہلے جملہ کو جھوٹ اور گناہ کہہ دیا اور دوسرے جملے سے توبہ و استغفار کی ہدایت فرمائی ہے۔ واللہ اعلم

سمجھ بیٹھے ہیں بلکہ (ربیع کے قول کا مطلب یہ ہے کہ) یہ گناہ اس لیے کہ جب
(کوئی شخص) غافل اور بے پرواؤں کے ساتھ مغفرت طلب کرے گا، اور
دل سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ اور مضطرب ہو گا تو بے شک
یہ (غفلت اور بے پرواہی) ایک گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت سے)
محرومی ہے اور یہ (ربیع کا قول) ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت رابعہ بصریہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ ہمارا تو استغفار خود بہت کچھ استغفار کا محتاج
ہے (کیونکہ ہم زبان سے تو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے ہیں اور دھیان ہمارا
کہیں اور ہوتا ہے) لیکن جو شخص (زبان سے) اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ کہتا
ہے اور (دل سے) توبہ نہیں کرتا تو اس میں شک نہیں کہ یہ جھوٹ
ہو گا۔ (اس لیے کہ واقعہ کے خلاف ہے)
باقی رہی توبہ اور مغفرت کی دعا تو اگر بے توجہی کے ساتھ بھی کرے
گا تب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور قبول ہو جائے
اس لیے کہ (مثل مشہور ہے کہ) جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے
کبھی نہ کبھی (دروازہ) کھل ہی جاتا ہے اور وہ اندر داخل ہو ہی جاتا ہے۔

ے مصنف علیہ الرحمۃ کا استغفر اللہ اور اتوب الیہ میں یہ فرق کرنا کہ بجائے بے توجہی کے ساتھ استغفر اللہ کہنا گناہ تو ہے مگر جھوٹ نہیں اور اتوب الیہ جھوٹ ہے کچھ واضح نہیں کیونکہ دونوں کلمے دعائیہ ہیں اور اگر بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں اتوب الیہ جھوٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں استغفر اللہ جھوٹ نہ ہو اور اگر استغفر اللہ بے دلی اور بے توجہی کی صورت میں ایک ایسا گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت سے) محرومی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اتوب الیہ کو ایسا گناہ جس کی سزا قبولیت سے محرومی ہو نہ کہا جائے واللہ اعلم اصل بات وہی ہو جو پہلے صفحہ کے حاشیہ میں عرض کی گئی ہے۔ ۱۲

اس حقیقت کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے، اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ (صدقِ دل اور توجہ کامل کے ساتھ) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہا، آپ نے قطعی طور پر اس کی مغفرت کا حکم لگا دیا اگرچہ وہ میدان جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! لو اب تو استغفار کے دونوں طریق کی حقیقت تمہارے سامنے بے نقاب کر دی گئی ہے اب جو طریق تمہیں اچھا معلوم ہو اسے اپنے لیے انتخاب کر لو۔

مصنف فرماتے ہیں کہ:

کتاب الزھد میں حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ تم اپنی زبان کو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ کا خوگر بنا لو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں بھی ہیں کہ ان میں وہ کسی بھی سائل (کے سوال) کو رد نہیں فرماتا۔ (دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)

مصنف سے مراد مصنف امام محمد جزری رحمۃ اللہ علیہ مصنف حصن حصین ہیں۔ واضح رہے کہ صفحہ نمبر ۱۳۳ سے صفحہ نمبر ۱۸۱ تک تمام عبارات حصن حصین کی ہے

اللہ ھو کے ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیث قدسی[1] میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان[2] رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں) میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔"

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کے راہ میں) خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں

---

[1] حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کسی قول و فعل کو روایت کریں۔ ۱۲ مترجم

[2] اسی لیے بندہ کو اپنے رب سے اچھا گمان اور خیر کی توقع رکھنی چاہیئے۔ اس لیے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ (میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے) ۱۲

کام وہ تمہارے گزر کر نہیں کا میں ؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتلایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے[1]۔

(۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کوئی صدقہ (عمل خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے۔

(۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور ہیں) کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ تو سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث تک[2]۔

(۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے ان کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور سکون

---

[1] یعنی یہ کہ تمام بدنی اور مالی عبادتوں کا اصل ہی اللہ کا ذکر ہے۔ چنانچہ اہم ترین عبادت نماز ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي (تم نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لیے)۔ اسی پر اور تمام عبادتوں کو قیاس کر لیجئے ۱۲

[2] جب کوئی بھی شخص کسی بڑی حدیث کے بقدر ضرورت حصہ کو لیتا ہے اور باقی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ آخر الحدیث کہہ دیتا ہے تاکہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ حدیث کا باقی حصہ اور بھی ہے۔ ۱۲

اطمینان ان پر برسنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن (فرشتوں) سے ان ذکر
کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود ہوتے) ہیں۔

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر
کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا "زندہ" اور "مُردے"
کی سی مثال ہے[1]۔

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:
ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے (موجب اجر و ثواب) احکام
زیادہ ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں۔
(اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا۔ تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے
تر و تازہ رہنی چاہیے۔

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:
ایک صحابی (معاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ سے دریافت کیا۔ کونسا
عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں
اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

---

[1] جس شخص کے دل میں اللہ کی یاد اور زبان پر اس کا نام ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص ان دونوں سے محروم ہے وہ مردہ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ مومن کو "حی" "زندہ" اور کافر کو "میت" "مردہ" کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

ایک صحابی (معاذ) نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے آپ نے فرمایا: اپنے مقدور بھر اللہ کے تقویٰ (خوف وخشیت) کو اپنے اوپر لازم کرلو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر کیا کرو اور جو بھی کوئی بُرا کام کر بیٹھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے از سر نو توبہ کرو۔ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ گناہ کی علانیہ توبہ۔

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات دلانے والا ہو۔

(۱۱) اسی روایت میں آیا ہے کہ:

صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) نہ اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے فرمایا: (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (آخری جملہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا)۔

(۱۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ اُن کو اچھی طرح تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کر رہا ہو؛ تو اللہ کا ذکر

کرنے والا اس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا۔

(۱۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چرلیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کرلیا کرو)۔ صحابہ نے عرض کیا: بہشت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا ذکر کے حلقے (مجمعے)

(۱۴) ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ:

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے آج تمام اہل محشر کو معلوم ہوجائے گا کہ کرم اور عزت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ یہ عزت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد) کرنے والے (ذاکرین) ہیں۔

(۱۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پہ مسلط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے) وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔

(۱۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک

(وہیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک 'حج' اور ایک 'عمرہ' کی مانند اجر ملے گا، پورے (حج اور عمرہ) کا۔ پورے حج اور عمرہ کا۔ پورے حج اور عمرہ کا:

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر لے کر (مسجد سے) واپس ہوگا۔

(۱۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا، اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا:

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کیے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نعش پر جمع ہوئے تھے اور اسے کھا کر منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن اُن کے لیے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہوگی:

(۱۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لیے) چلا اور اس (اثنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہوگی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حرمان کا موجب ہوگی:

(۲۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذرا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے "ہاں" تو وہ خوش ہوتا ہے اور اس کو مبارکباد دیتا ہے آخر حدیث تک

(۲۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سورج، چاند، ستاروں اور سایوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

(۲۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے بجز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا (کہ کاش اس ساعت میں بھی ہم اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

(۲۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں۔

(۲۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس) اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ)

کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں فرمایا، اس لیے کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور انہیں (قوت گویائی دے کر) بلوایا جائے گا (اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر و تقدیس (تسبیح) کی تھی)

(۲۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے خطاب کر کے فرمایا: تم تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) اور تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور (کبھی) ان سے غفلت نہ کرو کہ تم اللہ کی رحمت سے فراموش (محروم) کر دی جاؤ:

(۲۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے:

(۲۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے صبح کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اس سے[1] زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسمٰعیل (علیہ السلام) کی نسل کے چار

---

[1] سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ کا ذکر کرنے والوں کی، محبوب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے ساتھ بیٹھنا پسند فرماتے ہیں جو یہ نہ لازمی صرف آپ کی طرف سے ہی ہے بلکہ خود رب العالمین نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیتے ہیں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ (ترجمہ) اور آپ ان لوگوں کے ساتھ اپنے کو روکے رکھئے (بیٹھئے) جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں۔

غلاموں کو آزاد کر دوں' اور اسی طرح میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کریں' یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولادِ اسمٰعیل کے) آزاد کروں۔

(۲۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: کثرت[1] سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں؛ اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے: "اللہ کے ذکر کے شیدائی۔ یہ اللہ کا ذکر ان سے (گناہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے' چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے۔

(۲۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں (راوی نے پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لیے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس

---

[1] کثرت سے اور پابندی کے ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنے والے گویا زندگی کا سفر اللہ کے ساتھ طے کرتے ہیں اس لیے کہ ہر وقت اسی سے لو لگائے رہتے ہیں' اسی کے ذکر کے شیدائی ہیں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر حالت میں اسی کی یاد ان کے دل میں اور نام ان کی زبان پر رہتا ہے۔

شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ نکلا ہو اور وہ (شخص بھاگتے بھاگتے) ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو۔ بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔

(۳۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خدا کی قسم، دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔

(۳۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر (و تازہ) رہتی ہیں۔ وہ ہنستے ہوئے جنت میں جائیں گے۔[1]

---

[1] واضح ہو کہ یہ ذکر اللہ جس کے فضائل مذکورہ بالا احادیث میں بیان کئے گئے ہیں صرف اللہ اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں، تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور تسبیح، قرآن و حدیث اور علوم دینیہ کا درس و تدریس، وعظ و نصیحت سب اس میں شامل ہیں اور سب سے مقدم اور سرفہرست کلام اللہ کی تلاوت ہے کہ وہ خود اللہ کا کلام ہے جس کی شان یہ ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سن لو اللہ کے ذکر (حضرت کلام اللہ) سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں) یہ کتاب بھی انہی ادعیہ و اذکار کا مجموعہ ہے اور اسی لیے مرتب کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پابندی کے ساتھ ان کو پڑھا کریں اور ہم بھلے چنگے اور ہنستے ہوئے جنت میں جائیں۔ آمین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد مبارک فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے ۹۹ نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ بخاری ومسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

السَّلَامُ	الْقُدُّوْسُ	الْمَلِكُ	الرَّحِيْمُ	الرَّحْمٰنُ	
الْخَالِقُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْجَبَّارُ	الْعَزِيْزُ	الْمُهَيْمِنُ	الْمُؤْمِنُ
الرَّزَّاقُ	الْوَهَّابُ	الْقَهَّارُ	الْغَفَّارُ	الْمُصَوِّرُ	الْبَارِئُ
الرَّافِعُ	الْخَافِضُ	الْبَاسِطُ	الْقَابِضُ	الْعَلِيْمُ	الْفَتَّاحُ

المُعِزُّ	المُذِلُّ	السَّمِیعُ	البَصِیرُ	الحَکَمُ	العَدْلُ
اللَّطِیفُ	الخَبِیرُ	الحَلِیمُ	العَظِیمُ	الغَفُورُ	الشَّکُورُ
العَلِیُّ	الکَبِیرُ	الحَفِیظُ	المُقِیتُ	الحَسِیبُ	الجَلِیلُ
الکَرِیمُ	الرَّقِیبُ	المُجِیبُ	الوَاسِعُ	الحَکِیمُ	الوَدُودُ
المَجِیدُ	البَاعِثُ	الشَّهِیدُ	الحَقُّ	الوَکِیلُ	القَوِیُّ
المَتِینُ	الوَلِیُّ	الحَمِیدُ	المُحْصِی	المُبْدِیُٔ	المُعِیدُ
المُحْیِی	المُمِیتُ	الحَیُّ	القَیُّومُ	الوَاجِدُ	المَاجِدُ
الوَاحِدُ	الاَحَدُ	الصَّمَدُ	القَادِرُ	المُقْتَدِرُ	المُقَدِّمُ
المُؤَخِّرُ	الاَوَّلُ	الاٰخِرُ	الظَّاهِرُ	البَاطِنُ	الوَالِی
المُتَعَالِی	البَرُّ	التَّوَّابُ	المُنْتَقِمُ	العَفُوُّ	الرَّؤُفُ
مَالِکُ المُلْکِ		ذُوالجَلَالِ وَالاِکْرَامِ		المُقْسِطُ	الجَامِعُ
الغَنِیُّ	المُغْنِی	المَانِعُ	الضَّارُّ	النَّافِعُ	النُّورُ
الهَادِی	البَدِیعُ	البَاقِی	الوَارِثُ	الرَّشِیدُ	الصَّبُورُ

چہل احادیث نبوی

جن کے یاد کرنے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْاَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا نِ الَّتِیْ قَالَ مَنْ حَفِظَہَا مِنْ اُمَّتِیْ
دَخَلَ الْجَنَّۃَ قُلْتُ وَمَا ہِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْ
تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکُتُبِ
وَالنَّبِیِّیْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ
مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ کَامِلٍ لِوَقْتِہَا وَ
تُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنْ کَانَ
لَکَ مَالٌ وَتُصَلِّیَ اثْنَتَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ
وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُکْہُ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ وَّلَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّ
لَا تَعُقَّ وَالِدَیْکَ وَلَا تَاْکُلْ مَالَ الْیَتِیْمِ ظُلْمًا وَّلَا تَشْرَبِ
الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفْ بِاللّٰہِ کَاذِبًا وَّلَا تَشْہَدْ
شَہَادَۃَ زُوْرٍ وَّلَا تَعْمَلْ بِالْہَوٰی وَلَا تَغْتَبْ اَخَاکَ
الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَۃَ وَلَا تَغُلَّ اَخَاکَ الْمُسْلِمَ
وَلَا تَلْعَبْ وَلَا تَلْہُ مَعَ اللَّاہِیْنَ وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِیْرِ

يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهٗ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ وَتَصْبِرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمُصِيْبَةِ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَائَكَ وَصِلْهُمْ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَ اَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ؛

(رواہ الحافظ ابوالقاسم بن عبدالرحمٰن بن محمد بن اسحٰق بن مندۃ والحافظ ابوالحسن علی بن ابی القاسم بن بابویہ الرازی ــــ فی الاربعین و ابن عساکر والرافعی عن سلمان)

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ چالیس حدیثیں جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا وہ کیا ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لا یعنی اس کی ذات و صفات پر (۲) اور آخرت کے دن پر (۳) اور فرشتوں کے وجود پر (۴) اور پہلی کتابوں پر (۵) اور تمام انبیاء علیہم السلام پر (۶) اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اور تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے (۸) اور گواہی دے تو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

نہیں ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پیچھے رسول ہیں (۹) ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے۔ کامل وضو وہ کہلاتا ہے جس میں آداب مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے وقت شاید اس بات کی طرف کرتی وضو ہر نماز کے لیے کرے اگرچہ پہلے سے وضو ہو اور نماز کے قائم کرنے سے اس کے تمام سنن اور مستحبات کا اہتمام کرنا مراد ہے چنانچہ دوسری روایت میں وارد ہے۔ ان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوٰۃ ۔ یعنی جماعت میں صفوں کا ہموار کرنا کہ کسی قسم کی کجی یا درمیان میں خلا نہ رہے یہ بھی نماز قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے (۱۰) زکوٰۃ ادا کرے (۱۱) اور رمضان کے روزے رکھے (۱۲) اگر مال ہو تو حج کرے یعنی اگر جانے کی قدرت ہو گی یہی کیونکہ چونکہ اکثر وہ ہی مانع ہوتا ہے اس لیے اسی کو ذکر فرمایا ورنہ مقصود یہ ہے کہ حج کے شرائط پائے جاتے ہوں تو حج کرے۔ (۱۳) بارہ رکعات سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے جن کی تفصیل دوسری روایت میں اس طرح آئی ہے کہ صبح سے پہلے دو رکعت ظہر سے قبل چار ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد دو رکعت (۱۴) اور وتر کو کسی رات میں نہ چھوڑے کیونکہ وہ واجب ہے اور اس کا اہتمام سنتوں سے زیادہ ہے اس لیے اس کو تاکیدی لفظ سے ذکر فرمایا (۱۵) اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے (۱۶) اور والدین کی نافرمانی نہ کرے (۱۷) اور ظلم سے یتیم کا مال نہ کھائے یعنی اگر کسی وجہ سے یتیم کا مال کھانا جائز ہو جیسا کہ بعض صورتوں میں ہوتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ (۱۸) اور شراب نہ پیئے (۱۹) زنا نہ کرے (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھائے (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) اور خواہشات نفس پر عمل نہ کرے (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) پاک عورت کو تہمت نہ لگائے (اسی طرح پاک مرد کو) (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے (۲۶) لہو و لعب میں مشغول نہ ہو (۲۷) تماشہ بینوں میں شریک نہ ہو (۲۸) کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھنگنا مت کہو یعنی اگر کوئی عیب لازم اور لقب ایسا مشہور ہو گیا ہو کہ اس کے کہنے سے نہ عیب سمجھا جاتا ہو نہ عیب کی نیت سے کہا جاتا ہو جیسا کہ کسی کا نام بدھو پڑ جاوے تو مضائقہ نہیں لیکن طعن کی غرض سے کسی کو ایسا کہنا جائز نہیں (۲۹) کسی کا مذاق نہ اڑائے (۳۰) نہ مسلمانوں کے درمیان چغل خوری کرے (۳۱) اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ شانہ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرے (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر کرے۔

(۳۳) اور اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو (۳۴) رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرے (۳۵) بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت نہ کرے (۳۷) سُبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر ان کلمات کا اکثر ورد رکھا کرے (۳۸) جمعہ و عیدین میں حاضری نہ چھوڑے (۳۹) اور اس بات کا یقین رکھے کہ جو کچھ تکلیف یا راحت مجھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچی وہ کسی طرح پہنچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ شریف کی تلاوت کسی حال میں بھی نہ چھوڑے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص ان کو یاد کرلے اس کو کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سُبحانہٗ و تقدس اس کا انبیاء اور علماء کے ساتھ حشر فرماویں گے۔

حق سبحانہٗ و تعالیٰ ہماری سیئات سے درگذر فرما کر اپنے نیک بندوں میں محض اپنے لطف سے شامل فرمالیں تو ان کی شان کریمی سے کچھ بھی بعید نہیں پڑھنے والے حضرات سے بڑی ہی لجاجت کے ساتھ استدعا ہے کہ دعائے خیر سے اس سیہ کار کی بھی دستگیری فرماویں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَارْزُقْنَا رِضَاكَ وَحْيًا وَّمَيِّتًا يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ. اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ۔

طواف زیارت دسویں تاریخ کو افضل ہے جس کا وقت بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تک ہے۔ اگر آپ متمتع یا قارن ہوں تو دسویں تاریخ کو طواف زیارت ضرور کریں۔ اگر آپ کے ساتھ عورتیں اور بوڑھے آدمی ہوں یا آپ خود کمزور ہوں تو اس صورت میں مزدلفہ کی آسانی قربانی ہونے میں بارہویں تک فائدہ اٹھائیں۔ آپ گیارہویں تاریخ کو عشاء کی نماز منیٰ میں پڑھ کر اپنا ضروری زادِ سامان جائے نماز اور کمبل کے علاوہ ساتھ لے کر طواف زیارت کے لیے مکہ مکرمہ آجائیں۔ ایک شخص رہائش گاہ پر سامان چھوڑ کر فوراً بیت اللہ شریف آجائے۔ اطمینان سے طواف زیارت کریں۔ اگر آپ کے ذمہ سعی ہو تو وہ بھی ادا کریں۔ بعد فراغت فوراً منیٰ آجائیں۔ اس ہجوم میں تقریباً آپ کی ساری رات ہی صرف ہو جائے گی۔ فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ آرام کریں۔ بارہویں تاریخ کو بعد عصر کنکریاں مار کر مغرب سے پہلے ہی مکہ مکرمہ آجائیں۔ رات کو طواف زیارت کرنے میں ہجوم کم ہوگا آسانی ہوگی۔ تمام سامان رہائش گاہ پہنچ جائے گا تقریباً تین میل کا سفر ہے اگر ہمت ہو تو واپس پیدل آجائیں۔ راستے میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے رہیں۔ دوبارہ پھر طبعاً یاد دعائیں اور درود کے ورد سے اس کو خوب یاد رکھیں۔ دس گیارہ اور بارہ تینوں ایام میں کنکریاں خود بعد زوال ہی اور عورتوں سے دن اور گیارہ بارہ کو بعد مغرب اور بارہ کو بعد عصر خود اپنے ساتھ لے جا کر کنکریاں مروائیں۔ عورتوں کی طرف سے قطعاً خود کنکریاں نہ ماریں۔ سوائے معذور شخص کے جو کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو اور جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ اس کے علاوہ کسی کی طرف سے کنکریاں ماری جائیں تو دوبارہ ماریں گی۔ ضرور واجب ہوگا۔ زوال کے وقت ہجوم میں کئی لوگ کنکریاں مارتے جاتے ہیں وہ ہجوم میں پھنس جاتے ہیں اور کئی کمزور لوگ انتقال کر جاتے ہیں اس لیے احتیاط واجب ہے۔ اسی طرح قربانی بھی دسویں تاریخ کو افضل ہے اگر آپ دسویں تاریخ کو کنکریوں سے بعد عصر فارغ ہوں تو بعد عصر ہی قربان گاہ جا کر قربانی کریں اس وقت بالکل ہجوم نہ ہوگا اور آسانی سے قربانی ہوگی اور اگر دسویں تاریخ کو نہ کر سکیں تو گیارہ تاریخ کو بعد ظہر قربان گاہ جائیں۔ فجر کے وقت بہت ہجوم ہوتا ہے۔

قرآن و حدیث سے ماخوذ

مستند دعاؤں کی مشہور و معروف کتاب

مناجاتِ مقبول

کامل عکسی

مترجم عربی اردو

مع

حصہ منظوم شجرہ و حزب البحر وغیرہ

تالیف

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

ادارۂ اسلامیات

۱۹۰ - انار کلی ۔ لاہور

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسوۂ رسولِ اکرم

حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور ہر حال کے متعلق ہدایات پیش کی گئی ہیں جن سے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجازِ بیعت

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

ادارۂ اسلامیات

۱۹۰- انارکلی ۰ لاہور ۲